REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴　　شمارہ ۱۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ :- ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبار احمدیہ

قادیان یکم شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور رات دن مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام ہمیشہ جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان یکم شہادت (اپریل)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کل مورخہ ۳۱/۳ کو صبح بس کے ذریعہ جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کی غرض سے قادیان سے روانہ ہوئے۔ واضح رہے کہ جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے قادیان سے محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نیز [illegible] احباب بھی لندن تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حامی و ناصر ہو اور جلسہ سالانہ لندن میں ان کی شمولیت ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ (آمین)۔

☆— مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ تنہا رہتی ہیں۔ بچگان اور جملہ درویشان کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

۱۲ رجب ۱۴۰۵ ھ　　۴ شہادت ۱۳۶۴ ہش　　۴ اپریل ۱۹۸۵ء

اشاعت فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوب گرامی احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی اخبار بدر میں شائع کرتے ہوئے ہندوستان کے مخیر اور صاحب استطاعت احباب کو اس نیک اور بابرکت سکیم میں حصہ لینے کی دعوت و تلقین کی جاتی ہے۔ دفتر محاسب قادیان میں امانت "اشاعت فنڈ" کھول دی گئی ہے۔ احباب کرام اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اشاعت فنڈ میں رقم بھجواتے ہوئے نظارت دعوت و تبلیغ کو بھی مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔　　ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۱-۳-۱۳۶۴
۱۹۸۵ء

برادران کرام!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ جس کے خوشکن نتائج بھی نظر آرہے ہیں۔ انفرادی بیعتوں کے علاوہ بعض مقامات پر نئی جماعتیں بھی قائم ہوئی ہیں۔ داعیان الی اللہ کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ احباب جماعت میں تبلیغ کا شغف بھی بڑھ رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

تبلیغ کے کام کو وسیع تر کرنے کے لئے جہاں داعیان الی اللہ کی ضرورت ہے وہاں ایسے لٹریچر کی بھی ضرورت ہے جو مختلف علاقوں میں رہنے والے اور مختلف زبانیں جاننے والے متلاشیان حق کی تشنگی کو بجھا سکے۔ اور ان کے دلوں میں پیدا ہونے والے سوالوں کا تسلی بخش جواب دے سکے۔ ہندوستان ایک بہت وسیع ملک ہے جس کے لئے ہمیں لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں ایسے اشتہارات، پمفلٹ، فولڈرز اور کتب وغیرہ طبع کرانے کی ضرورت ہے۔ جو ہر طبقہ کے لوگوں کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ یہ ایک عظیم منصوبہ ہے جو تکمیل کے لئے مسلسل جدوجہد اور مستعدی کا متقاضی ہے۔

لٹریچر کی اشاعت و طباعت اور تقسیم کے لئے ہندوستان میں فی الوقت قادیان کے علاوہ حسب ذیل پانچ مقامات پر تبلیغی مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ جو اپنے اپنے علاقہ کی ضروریات کے مطابق کام کریں گے۔ اور اشاعت لٹریچر کی مہم کو کامیاب کرنے کی سعی کریں گے۔

۱۔ بمبئی　۲۔ کیرالہ　۳۔ کلکتہ
۴۔ (تغلق آباد) نئی دہلی　۵۔ حیدر آباد

تبلیغ کے اس عظیم منصوبہ کو چلانے کے لئے ہندوستان میں ایک "**اشاعت فنڈ**" قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پس میں ہندوستان کے مخیر اور صاحب استطاعت احباب جماعت کو اس نیک اور بابرکت سکیم میں حصہ لینے کی دعوت دیتا ہوں۔

میرا تاثر ہے کہ ابھی تک ہندوستان کی جماعت میں بہت سے متمول دوست ایسے ہیں الا ماشاء اللہ جو دنیا کی دوسری احمدی جماعتوں کی نسبت مالی قربانی میں پیچھے ہیں۔ پاکستان، یورپ، امریکہ، افریقہ اور دیگر ممالک کی جماعتیں جس ذوق اور اخلاص اور جذبہ فدائیت کے ساتھ آگے بڑھی ہیں قربانی کی ویسی روح ہندوستان کے ہر طبقہ کے احمدیوں کی طرف سے یکساں حرکت میں نہیں آئی۔ میرا تاثر ہے کہ غرباء کے طبقہ میں تو قربانی کا معیار بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا ہے مگر بعض سابقون الاولون کے سوا ہندوستان کے متمول احمدی ابھی تک وقت کے تقاضے کو نہیں سمجھ سکے۔

پس اشاعت فنڈ کی اس تحریک کے میرے اولین مخاطب جماعت احمدیہ ہندوستان کے متمول اور صاحب ثروت احباب ہی ہوں گے۔ بڑھ چڑھ کر قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ غرباء جو پہلے ہی طاقت سے بڑھ کر قربانی کر رہے ہیں۔ وہ محض تبرکاً چند روپے یا چند پیسے پیش کر کے اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اشاعت کا جو وسیع پروگرام بنایا گیا ہے اس کے اخراجات کی صدر انجمن احمدیہ قادیان اور تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان اور وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان تینوں مل کر بھی متحمل نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا مرکزی کارکنان سلسلہ بیرونی دنیا کی طرف امداد کے لئے دیکھ رہے تھے۔ ہندوستان میں اگر اشاعت دین کے لئے ضرورت پیش آئی تو بہرحال یہ کام اللہ کے فضل سے جس طرح بھی ہو

(باقی دیکھئے صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید سار ی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

"گمشدگان نامعلوم"

کینیڈا کے کثیر الاشاعت اخبار "وِنی پیگ فری پریس" کا حقیقت افروز اداریہ!

ترجمہ از محترم منظور احمد خان صاحب شوقؔ وکیل المال تحریک جدید قادیان

اسلامی قدامت اور روایت پرستی نے جہاں کہیں بھی ڈیرے ڈالے ہیں وہاں پھر اس میں کوئی تخفیف ہوتی نظر نہیں آتی۔ بلکہ یہ اپنے جلو میں مذہبی تشدد و بربریت کو ہی ساتھ لاتی ہے۔ جنرل ضیاء الحق سیاسی جماعتوں کی پابندی کو اس اعتبار سے درست ٹھہراتے ہیں کہ یہ اسلامی مملکت میں علیحدگی پسندانہ رجحان پیدا کرتی ہے۔ وہ سیاستدان جو ہونے والے الیکشن میں شرکت کے لئے آمادہ ہیں۔ اُن کو یہ اجازت نہیں کہ وہ خود کو کسی جماعت کے ساتھ متعارف کرائیں۔ انتہائی اہم سیاسی رہنما ان دنوں زیر حراست ہیں۔ اور جنرل ضیاء نے پاکستان کو اسلامیانے کی بُنیاد پر عوام سے ظالمانہ و عیارانہ "ریفرنڈم" کے نتائج کے ذریعہ مزید پانچ سال تک برسرِ اقتدار رہنے کے اختیارات حاصل کر لئے ہیں۔

دریں اثناء "اسلامی قوانین" اپنی جگہ قائم رہتے ہیں۔ اور اقلیتوں کی مذہبی تعذیب و عقوبت بھی جاری رہتی ہے۔ اس مذہبی تعذیب کی شدت و کثرت کا نشانہ وہ فرقہ رہا جو احمدیہ تحریک کے نام سے موسوم ہے۔ اور جس کی ایک کروڑ کی مجموعی تعداد میں سے تیس سے لیکر چالیس لاکھ تک کی آبادی پاکستان میں بستی ہے۔ احمدی (حضرت) مرزا غلام احمد کے پیرو ہیں۔ جنہوں نے ۱۸۸۹ء میں یہ دعویٰ و اعلان فرمایا تھا کہ وہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشادِ گرامی کے مطابق موعودہ مسیح و مہدی ہیں۔ اور اس طرح ان کی آمد سے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دیگر مذاہب کے عظیم مرشدین کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔

ابتداء سے ہی ان کے اس دعوے کو تقلید پسند مسلمانوں کی جانب سے رد کیا جاتا رہا۔ اور بالخصوص پاکستان میں احمدی اکثر و بیشتر مذہبی تشدد و تعذیب کے شکار رہے۔ ۱۹۳۵ء اور ۱۹۵۳ء کے ان فسادات میں جو ملاؤں نے برپا کئے تھے بہت سے احمدی قتل ہوئے۔ اور ۱۹۷۴ء میں اُس وقت کے صدر ذوالفقار علی بھٹو نے بھی احمدیہ مخالف ایجی ٹیشن کی [illegible] تجدید کے زیر اثر اور اپنی مقبولیت کو تقویت پہنچانے کی کوشش میں ایک آئینی ترمیم جاری کی جس کے تحت اعلان ہوا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔

بہرِ تشدد کا موجودہ دور گزشتہ سال اُس وقت سے شروع ہوا جب تقلید پسند ملاؤں نے احمدیہ تحریک کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کرتے ہوئے عوامی جذبات کو اُبھارا اور اُکسایا اور جنرل ضیاء کو احمدیوں کے خلاف کارروائی کرنے پر سخت تاکید کی۔ چنانچہ گزشتہ چند ماہ سے مذہبی تعذیب و تشدد میں مزید سختی آگئی ہے۔ اور احمدی فی الواقع اپنے حقوقِ شہریت سے قطعی محروم کر دیئے گئے ہیں۔

ان کے لئے قانوناً یہ ممانعت ہے کہ وہ خود کو مسلمان کے نام سے نامزد کریں اور اپنے معتقدات کے تعلق میں مسلمان کا لفظ استعمال کریں۔ خصوصاً یہ مؤخر الذکر صورت ایک پیچ در پیچ قانون ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ تمام وہ احمدی جو اپنے پاس مذہبی کتب یا اسی نوع کا تحریری مواد اسلامی و قرآنی حوالہ جات سے پڑھے۔

سرکاری مذہبی تشدد نے اس بغض و عداوت کی حوصلہ افزائی کی ہے جس کو تقلید پسند ملاؤں نے ہوا دی تھی۔ چنانچہ سرکاری حیثیت کے حامل احمدیوں کو استعفے دینے پر مجبور کیا گیا ہے۔ نیز بعض احمدیوں کو قتل کیا گیا۔ ان کی تجارتوں کو جلایا گیا اور ان کے مکانوں کو لوٹا گیا ہے۔

قیاس تو یہ ہے کہ یہ ظالمانہ صورت اُس وقت تک جاری ہے جب تک یہ جنرل ضیاء الحق کے مقاصد کو پورا کرتی رہتی ہے۔ پاکستان میں یہ چیز تقلید پسند اور روایت پرست مسلمانوں میں اُن کی تائید و حمایت کو فروغ دیتی ہے اور بین الاقوامی طور پر اُن کو اگر کوئی نقصان پہنچا بھی ہے تو وہ برائے نام ہے۔ کیونکہ مغرب میں احمدیہ تحریک بہت کم متعارف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ یہ فرقہ غیر معروف ہے تو اس کے ساتھ اس بدسلوکی پر خاموشی بجا اور درست تو قرار نہیں پاتی۔ حکومت کناڈا اور دیگر مغربی اقوام کو اس مذہبی تشدد و عقوبت کی پالیسی پر زور شور سے اپنی فکر و تشویش کا اظہار کرنا چاہیئے۔ انہیں جنرل ضیاء پر یہ امر واضح کر دینا چاہیئے کہ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم و تعدی روس کے یہودیوں پر ظلم و تعدی کی مانند تا دیر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اور یہ کہ اگر یہ جاری رہتی ہے تو پھر وہ سیاسی مفادات جو وہ ملکی و داخلی طور پر حاصل کر سکتے ہیں۔ اُن کو بیرونی اور غیر ملکی سیاسی نقصانات سے متوازن کرنا پڑے گا۔

("WINNIPEG FREE PRESS" SUNDAY, FEBRUARY 24, 1985)

اشاعت فنڈ ــ بقیہ صفحہ اوّل

کیا جائے گا۔ لیکن میں یہ بھی پسند کروں گا کہ ہندوستان کے متموّل احمدی خود ہی یہ سارا بوجھ اُٹھا لیں۔ اور ایک پیسہ بھی باہر سے نہ منگوانا پڑے۔ اللہ اپنے فضل سے اُن کے سب بوجھ ہلکے کرے اور دونوں جہان میں ان کا مقدّر سنوار دے۔ آمین۔

والسلام
خاکسار ــ مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرّابع

اے وادیٔ ٹلفورڈ!

اے وادیٔ ٹلفورڈ تری شان نرالی
یورپ کی فضاؤں میں ترا مرتبہ عالی
قسمت نے دکھائی تھی کہیں شان جمالی — اے وادیٔ ٹلفورڈ!

دامن میں ترے اُترا ہے مہدیؑ کا دُلارا
عاشق ہے محمدؐ کا وہ اللہ کا پیارا
کس شان سے آیا ہے وہ محبوب ہمارا — اے وادیٔ ٹلفورڈ!

اک ہاتھ میں برہان ہے اک ہاتھ میں قرآن
کرتا ہے محمدؐ کی فتوحات کے سامان!
ہر لحظہ ترقی پر ہے یہ جذبۂ ایمان — اے وادیٔ ٹلفورڈ!

اے وادی! ذرا اپنے پرستاروں سے کہدو
ہستوں سے، ہزاروں، طلبگاروں سے کہدو
جلوہ کریں اللہ کا نظاروں سے کہدو — اے وادیٔ ٹلفورڈ!

سوئی ہوئی وادی میں اذاں گونج اُٹھی ہے
اللہ کی محمدؐ کی صدا گونج اُٹھی ہے
ہر سمت ندا صلِّ علیٰ گونج اُٹھی ہے — اے وادیٔ ٹلفورڈ!

قسمت پہ تجھے اپنی سدا ناز رہے گا
یورپ میں ترا مرتبہ ممتاز رہے گا
ملتا ترا تاریخ میں اعجاز رہے گا — اے وادیٔ ٹلفورڈ!

وابستہ ترے نام سے ایمان رہے گا
ہر رنگ میں اسلام کا فرمان رہے گا
پہلو سے ترے چشمۂ عرفان بہے گا — اے وادیٔ ٹلفورڈ!

جو پھول کھلے گا وہ اَمر ہو کے رہے گا
ہر چاند جو نکلے گا بدر ہو کے رہے گا
ہم سب کی دعاؤں میں اثر ہو کے رہے گا — اے وادیٔ ٹلفورڈ!

ــ سید امتیاز احمد - شرلی (انگلستان)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ ؍ فتح ۱۳۶۳ ہش مطابق ۲۱ ؍ دسمبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد نور فرینکفرٹ (مغربی جرمنی)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے ہماء تحریر میں لاکر ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ بنی اسرائیل کی درج ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں:-

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ
فَتِيلًا ○ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ
أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ○ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ
عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ
وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ○ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ
لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ○ إِذًا
لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ
لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ○ وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ
مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ
إِلَّا قَلِيلًا ○ سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا ۖ
وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ○

(آیت ۷۲ تا ۷۸)

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے اُن میں سے پہلی آیت میں یہ

عظیم الشان اعلان

فرمایا گیا ہے کہ یوم حشر کو جبکہ خدا تعالیٰ انسانوں کی بعثت ثانیہ فرمائے گا ہر انسان کو اُس کے امام کے نام پر اُٹھایا جائے گا۔ اس کے امام کے نام کے ساتھ اُس کو بلایا جائے گا۔ یعنی وہ جس کو وہ اپنا امام سمجھتا ہے جس کے پیچھے اس نے اپنی زندگی کی حرکت و سکون کو لگا دیا، وہ جس کے پیچھے اُس نے اپنا لائحہ عمل طے کیا اور جسے مقصود بنا کر اس کے پیچھے پیچھے قدم رکھتا رہا اسی کے ساتھ قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا۔ اگر تو اُس نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنا امام بنا لیا ہے، تو آپ ہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اپنے اس مقدس امام سے الگ نہیں کر سکے گی۔ اور اگر اس نے دشمنان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وطیرہ اختیار کیا ہے اور ان کو عملی زندگی میں اپنا امام بنا رکھا ہے تو کوئی دنیا کی طاقت اُس امامت سے بچا کر اُس کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امامت میں حشر کی توفیق نہیں بخش سکتی۔

یہ ایک ایسا اعلان ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ ہر شخص اپنے امام کے پیچھے ہے یعنی حقیقی امام کے پیچھے جس کے ساتھ اس نے اپنی زندگی کی ساری تمنائیں اور ساری ایمانی آرزوئیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ اور جس کے تمام اعمال اس کی انہی تمناؤں اور آرزوؤں کی تصدیق کرتے ہیں۔ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا۔ پس جن لوگوں کی تقدیر کا فیصلہ اُن کے داہنے ہاتھ میں پکڑایا جائے گا وہ اس کتاب کو پڑھیں گے۔ اور ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

یمین سے مُراد

وہ ائمہ ہیں جو حقیقی مذہبی ائمہ ہیں۔ کیونکہ شمال اور یمین کی تقسیم قرآن کریم کے مطابق مذہبی اور غیر مذہبی دنیاؤں کی تقسیم ہے۔ یمین سے مراد یہ ہے کہ اگر اس نے مذہبی امام کو اپنا متبوع بنا لیا اور کسی ایسے امام کو جس کو خدا نے مقرر فرمایا ہے تو پھر اس کے مقدر چمک اُٹھیں گے۔ اور اس کے داہنے ہاتھ میں یعنی روحانی لحاظ سے خدا کی خوشنودی کے رنگ میں اسے وہ کتاب دی جائے گی جو اس کے مقدر کی کتاب ہے۔ جس میں اس کی قسمت کا فیصلہ لکھا ہوا ہوگا۔ کیونکہ اس نے اس کو امام بنایا جو خدا کے داہنے ہاتھ پر ہے۔ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا۔ اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ قیامت کے دن بھی اندھا ہی اُٹھے گا۔ وَأَضَلُّ سَبِيلًا بلکہ اس سے بھی بدتر حال میں اُٹھایا جائے گا۔ بظاہر تو پہلے مضمون کے ساتھ کوئی تعلق اس دوسرے مضمون کا نظر نہیں آتا۔ لیکن اہل شمال کا ذکر پہلی آیت میں ہونا چاہیے تھا وہی ذکر اندھے کے طور پر دوسری آیت میں کیا گیا ہے۔ داہنے ہاتھ والوں کا ذکر تو موجود ہے۔ بائیں ہاتھ والوں کا ذکر بظاہر نہیں تھا۔ اور دوسری آیت میں ان کا اب ذکر چل رہا ہے۔ اور یہ تعلق فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ سے پیدا ہوا ہے۔

جن کی آنکھوں میں بصیرت ہو

وہی تقدیر کا لکھا پڑھ سکتے ہیں۔ اور جن کی آنکھوں میں بصیرت نہ ہو وہ کچھ بھی پڑھ نہیں سکتے۔ تو فرمایا جن کو داہنے ہاتھ میں کتاب دی جائے گی اور ان کی قسمت کا لکھا وہ پڑھیں گے۔ کیونکہ وہ اہل بصیرت تھے۔ پہلی دنیا میں بھی اہل بصیرت تھے اور دوسری دنیا میں بھی وہ اہل بصیرت کے طور پر اُٹھائے گئے۔ جن کو پہلی دنیا میں تقدیر کے لکھے پڑھنے آتے تھے۔ اور دوسری دنیا میں بھی تقدیر کا لکھا پڑھ سکیں گے۔ جو پہلی دنیا میں اندھے رہے اور خدا کی تقدیر کے نشان ان پر رونما ہوتے دیکھے بھی اور اُن کو سمجھ نہ آئی ان کی آنکھیں خدا تعالیٰ کی تقدیر اور اُن کی سنت سے غافل رہیں وہ اس دنیا میں بھی اندھوں کے طور پر اُٹھائے جائیں گے۔ بلکہ اس سے بدتر اُن کا حال ہوگا۔ یہ امر واقعہ ہے کہ

مذہب کی مخالف قوموں کی تقدیر

اس سے بہتر بیان نہیں ہو سکتی کہ وہ اندھے ہو جاتے ہیں۔ کئی قسم کے اندھیرے ہیں جن میں وہ مبتلا کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ وہ نور نبوت کو پہچان نہیں سکتے۔ وہ سمجھ نہیں سکتے کہ خدا کی طرف سے آنے والے کس رنگ میں رنگین ہو کے آتے ہیں۔ اور خدا سے ہٹے ہوئے لوگوں کے چہرے کیسے ہوتے ہیں۔ وہ سچ اور جھوٹ میں تمیز نہیں کر سکتے۔ مذہبی رہنما مذہب کے نام پر ان کو گندی تعلیم دیتے ہیں۔ گندی زبانیں استعمال کرتے ہیں۔ خدا کے بندوں کو جلانے، لوٹنے اور مارنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ یہ پیغام خدا کے

"میرا ایمان یہی ہے کہ فتح اُسی کو ملتی ہے جس سے خدا خوش ہو"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- گلوب جنرل ریلیف (؟) پرچیز ۱۲ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۷
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

پیغامبر ہو ہی نہیں سکتے۔ نور سے اندھیرا کبھی پھوٹ ہی نہیں سکتا۔ یہ بنیادی بات بھی وہ سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اور چونکہ وہ بصیرت سے عاری ہو جاتے ہیں اس لئے نہ صرف یہ کہ روحانی بصیرت سے عاری ہوتے ہیں بلکہ دنیاوی بصیرت سے بھی عاری ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کا پروگرام بنا کر، روشنی میں دیکھ کر ایک منصوبے کے مطابق آگے قدم بڑھانے کے اہل نہیں رہتے۔ اُن کو یہ توفیق نہیں ملتی کہ وہ اس طرح چل سکیں جس طرح ایک روشنی کو دیکھنے والا صاحب بصیرت انسان قدم اٹھاتا ہے۔ دور تک نظر کرتا ہے راستے پر۔ جس راستے کو بند پائے اس سے وہ پہلے ہی گریز کرتا ہے۔ جو راستے کو گڑھوں یا خطرات میں ختم ہوتا دیکھتا ہے اس سے پہلے ہی ہٹ کر ایک نئی راہ تجویز کرتا ہے۔ لیکن اندھے کا حال بیچارے کا یہ ہے کہ جب تک کسی دیوار سے ٹکر نہ لگ جائے یا کہیں گر نہ جائے یا نہ پڑے اس بیچارے کو کچھ پتہ نہیں لگتا کہ میں کس راہ سے جا رہا ہوں۔ اور بعض دفعہ عین کنارے پر جا کر پتہ چلتا ہے۔ بعض دفعہ کنارے پر جا کر بھی پتہ نہیں چلتا۔ جب ہلاکت اس کو گھیر لیتی ہے اس وقت اس کو پتہ چلتا ہے کہ میں نے غلط اقدام کیا تھا۔

بعینہٖ یہی صورتِ حال

ہر زمانے میں خدا کے سچوں کو جھٹلانے والوں کے ساتھ

پیش آتی رہی ہے۔ ایک بھی استثناء آپ اس میں نہیں دیکھیں گے۔ جس طرح انبیاء کی سنت یقینی اور قطعی ہے۔ انبیاء کے مخالفین کی سنت بھی سو فیصد یقینی اور قطعی ہے۔ اور کبھی کوئی تبدیلی آپ کو اس میں دکھائی نہیں دے گی۔ ایک ہی طرح کے دعاوی کرتے ہیں، ایک ہی طرح کے مخالفت کے ڈھنگ اختیار کرتے ہیں۔ اُن سے پہلے لوگ وہ ڈھنگ اختیار کر چکے ہوتے ہیں۔ اور ناکام ہو چکے ہوتے ہیں۔ لیکن وہی چالاکیاں دوبارہ دہرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس امید میں کہ شاید اس مرتبہ ہم کامیاب ہو جائیں۔ یہ ایسے اندھے ہیں۔ جن کی نہ ماضی پر نظر ہے نہ مستقبل پہ نظر ہے۔ اندھا تو نہ آگے دیکھ سکتا ہے نہ پیچھے دیکھ سکتا ہے۔ تو بعینہٖ یہی حال انبیاء کو جھٹلانے والی قوموں کے ہو جاتے ہیں۔ نہ وہ تاریخ سے سبق حاصل کر سکتے ہیں یعنی ماضی پر مڑ کے دیکھ نہیں سکتے۔ اور نہ وہ ایسا منصوبہ بنا سکتے ہیں جو ان کے مستقبل کو روشن کر دے۔ اُن کا اگلا قدم بھی ہلاکت کا قدم ہے۔ اور اُن کا پچھلا قدم بھی ہلاکت کا قدم ہے۔ اور عقلوں سے پھر عاری ہو جاتے ہیں۔

یہی حال اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے والوں کا پایا۔ اور جو کچھ شکوک پہلے رہ گئے تھے باقی وہ اس تحریک نے پوری طرح مکمل کر دیئے۔ اب

کوئی ایسا رنگ نہیں

ہے جو مخالفین انبیاء کا آپ کو تاریخ مذاہب میں نظر آتے جو انہوں نے اپنے اوپر چڑھا نہ لیا ہو۔ کوئی ایسا ظلم کا داغ نہیں ہے، کوئی ایسا سرخ نشان نہیں ہے ظلم و ستم کا جو انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے اوپر لگانے کی کوشش نہ کی ہو۔ ابھی حال ہی میں کلمہ مٹانے کی ایک تحریک چلائی گئی۔ جو آج کل بھی بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ اور مطالبات ہو رہے ہیں کہ اگر حکومت نہیں مٹائے گی تو ہم مٹا دیں گے۔ اور حکومت ان سے بڑھ بڑھ کے مٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن اتنے اندھے ہیں کہ ان کو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ کلمے سے ایک ایسی محبت مسلمانوں کو ہے کہ جاہل سے جاہل آدمی کے دل میں بھی کلمے کی محبت لکھی ہوئی ہے۔

خواہ وہ فاسق و فاجر ہو، خواہ وہ رشوتیں لینے والا ہو، رشوتیں دینے والا ہو، ظلم سے مال لوٹنے والا ہو، عبادت سے کبھی قریب نہ پھٹکا ہو، سارا دن ذکر الٰہی کی بجائے گندی گالیاں دیتا ہو۔ لیکن نام اگر مسلمان ہے اس کا تو کلمے سے اس کو محبت ہے۔ وہ شیعہ ہو یا سُنّی ہو یا خارجی ہو، کوئی نام بھی اس کا رکھ لیں

کلمہ ایک ایسی بنیادی حقیقت ہے

جس سے ہر مسلمان طبعاً اور فطرتاً پیار کرتا ہے۔ چنانچہ یہی نتیجہ اس کا نکلا۔ وہ اپنی قوم کو اس میں ساتھ نہ لے سکے۔ باوجود منصوبوں کے ساتھ نہیں رکھ سکے۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ایک غلط فیصلہ کر بیٹھے۔ اور کلمے کو مٹانے کی جوں جوں تحریک آگے بڑھ رہی ہے اس کا شدید ردعمل ان علماء کے خلاف پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ تازہ اطلاعات کے مطابق چنیوٹ کے عوام میں جو ہماری مخالفت کا گڑھ ہے، ہمیشہ سے چلا آیا ہے بلکہ اس بات پر فخر کرتا ہے کہ سب سے زیادہ شدید مخالف شہر ہے۔ چنیوٹ کے عوام میں مولویوں کی کلمہ مٹانے کی تحریک کے خلاف شدید ردِ عمل پیدا ہوا ہے اور اس پر علماء نے رپورٹ میں باتیں کیں کہ ہم سے منصوبہ بندی میں غلطی ہو گئی۔ اور وہ غلطی یہ تھی کہ ہم نے پہلے لوگوں کو کلمہ مٹانے کے اوپر آمادہ نہیں کیا پوری طرح۔ یہ تحریک پہلے چلانی چاہیئے تھی کہ کلمہ مٹانے میں حرج کوئی نہیں۔ اور وہ احترام جو کلمے کا مسلمان کے دل میں تھا پہلے اُس کو مٹانا چاہیئے تھا۔ پھر جا کر یہ تحریک چلاتے تو بہت کامیاب ہوتے اب اس کو جہل مرکب اگر نہ کہیں تو اور کیا کہہ سکتے۔ یعنی

احمدیوں سے کلمہ چھیننے کی خاطر

ہر مسلمان کے دل سے کلمے کا احترام مٹانا پڑے گا۔ اور اس کے لئے یہ تیار ہو چکے ہیں اس سے بڑی ہولناک تباہی اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس سے زیادہ خوفناک روحانی خودکشی اور کیا ہو سکتی ہے۔ سوائے اس کے کہ روحانی آنکھ کا اندھا ہو۔ اتنی سی بات بھی انسان کو نظر نہ آئی؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ بہرحال یہ صرف یہ کہ یہ تیار ہیں اس کام کے لئے بلکہ ایسے دلائل تجویز کر رہے ہیں جن کے نتیجے میں ان کو یقین ہے کہ آخر مسلمان کے دل سے کلمے کی محبت اُٹھ جائے گی اور جو احترام ذرا سا باقی رہ گیا ہے، جو اوٹ رہ گئی ہے باقی، جو حیا اور شرم کا پردہ ہے وہ بھی تار تار ہو جائے گا۔ اور ایک ان کے علماء میں سے جو بظاہر ان میں سے سب سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں اور پی ایچ ڈی بھی کہلاتے ہیں۔ انہوں نے ایک عظیم الشان تقریر کی ہے۔ ایک ترکیب سوچی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان کا خیال ہے کہ سارے مسلمان اب کلمہ مٹانے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور وہ ترکیب ان کو یہ سوجھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر

اُن کے بیان کے مطابق کلمہ مٹایا۔ پس یہ سنتِ رسولؐ ہے کلمہ مٹانا۔ اور نتیجہ یہ نکالا، چونکہ بے محل تھا وہ کلمہ اس لئے سنتِ رسولؐ سے ثابت ہوا کہ جہاں بے محل کلمہ دیکھو اس کو مٹا دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

اس ایک بات میں بھی سو حجاب حائل ہیں۔ تب جا کر ایسی بات کی جا سکتی ہے۔ جہل ہے اور جہل مرکب ہے۔ ایک اندھیرے کا پردہ نہیں پردے پہ پردے پڑے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ کہ وہاں تو کلمہ مٹانے یا کلمہ رکھنے کی بحث ہی کوئی نہیں تھی۔ تاریخِ اسلام کو یہ توڑ مروڑ کر اس کا حلیہ بگاڑتے ہیں

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"
(ارشاد حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام)
NO.75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX,
J.C. ROAD; BANGALORE-560002.
PHONE:- 228666.
منجانب: اقبال احمد جاوید مع برادران ۔ جے۔ این روڈ ۔ ان انٹرپرائسز

بھی نہیں آرہا ہے۔ صلح حدیبیہ کا واقعہ مشہور و معروف ہر بچے بچے کے علم میں ہے۔ اور ان کے علماء کو یہ پتہ نہیں کہ وہ قصہ کیا تھا۔ وہاں تو یہ بات چل رہی تھی کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا معاہدہ ہو رہا تھا کفار سے صلح کا۔ اور تحریر میں یہ بات لکھی گئی کہ یہ معاہدہ ہے کہ قریش کے درمیان اور محمد رسول اللہ کے درمیان ہے۔ کلمے کی تو کوئی بحث نہیں تھی۔ اس پر وہ جو نمائندہ کفار مکہ کا آیا ہوا تھا اس نے کہا کہ دیکھو اگر محمد رسول اللہ کو ہم تسلیم کرلیں کہ محمدؐ کی حیثیت رسول اللہ کی ہے تو ہم اتنے پاگل تو نہیں کہ تمہیں حج سے روکنے آئیں۔ تمہاری مخالفتیں کریں۔ تمہارے مقابل پر ایسا طوفان بدتمیزی بپا کر دیں۔ تو کم سے کم تھوڑی سی عقل کا حق تو ہمیں دو۔ ہم اس لئے مخالفت نہیں کر رہے کہ یہ رسول اللہ ہے۔ ہم اس لئے مخالفت کر رہے ہیں کہ یہ رسول اللہ نہیں ہے۔ اس لئے جب ہم سے وہ معاہدہ کروگے تو دونوں طرف کی بات برابر چلتی ہے۔ بحیثیت محمدؐ ہم معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بحیثیت رسول اللہ اگر ہم معاہدہ کریں گے تو خود اپنی ہلاکت کا سامان پیدا کر رہے ہوں گے۔ اپنی تحریر سے یہ ثابت کر دیں گے کیونکہ ہمارے بھی دستخط ہونے ہیں۔ گویا ہم اپنی تحریر سے ثابت کر دیں گے کہ اللہ کا رسول سمجھتے ہوئے ہم نے اس کی مخالفت کی تھی۔

ایک نہایت معقول بات

تھی۔ اس کو یہ بڑی عمدہ بات سوجھی اس کے نقطۂ نگاہ سے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس لئے لفظ "رسول اللہ" کاٹنے کی اجازت دے دی کہ آپ کی اپنی تحریر نہیں تھی۔ دشمن نے بھی دستخط کرنے تھے۔ اور دشمن کو کبھی مجبور نہیں کیا جاسکتا ایمان لانے پر۔ یہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی ایک اور لطیف تشریح تھی کہ دین میں ادنیٰ سا بھی جبر نہیں۔ جب غیروں سے معاہدہ کئے گئے، جب ان کو تحریروں پر دستخط کرنے پر مجبور کر دیئے کیونکہ معاہدے میں تو دونوں طرف دستخط ہوا کرتے ہیں۔ تو پھر وہاں بھی تمہیں جبرًا اپنے دین کے عقائد ان پر ٹھونسنے کا حق کوئی نہیں۔ اتنا عظیم الشان اسوۂ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو ساری دنیا کو روشن کرنے کے اہل ہے۔ ان آنکھ کے اندھوں کے لئے وہ بھی اندھیرا ہی ثابت ہو رہا ہے۔ اور یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک کلمے کو مٹا دینا یہ سنّتِ رسولؐ ہے۔ اور صرف یہی نہیں اگر کلمہ بھی ہوتا تو یہ نتیجہ نکالا نہیں جاسکتا جو اب یہ نکال رہے ہیں۔ اس صورت میں تو دو فریق یہ بنیں گے ایک فریق تھا جو کہتا تھا کہ ضرور مٹانا ہے اور وہ مشرکین کا فریق تھا وہ کلمے سے انکار کرنے والوں کا فریق تھا۔ اور ایک فریق پر ٹھونسا جا رہا تھا کلمہ مٹانا جو کلمے کو تسلیم کرتا تھا۔

اگر کلمہ مٹانے کی ہی بحث تھی

تو پھر یہ نتیجہ نکلے گا کہ ہم مشرکین ہیں۔ یعنی دعویٰ کرنے والے یہ اعلان کریں کہ اے احمدیو! ہم مشرک ہیں۔ ہمارا امام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اور ہمارے اور تمہارے درمیان یہ قدر مشترک ہے ہی نہیں۔ تم مانتے ہو یہ کلمہ، ہم نہیں مانتے۔ اور چونکہ ہمارے ملک کا قانون ہے اس لئے مجبورًا تمہیں جھکنا پڑے گا۔ اور اپنے رسولؐ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے یہ مٹانے پر آمادہ ہو جاؤ۔ پھر تو یہ گزارش کرنی چاہیئے ان کو۔ ان کو کلمہ مٹانے کا کیسے حق ملا؟ ہم تو مخالفت نہیں کر رہے کلمے کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تو اگر مٹایا بھی تھا جیسا کہ میں نے بیان کیا، کلمے کی بحث نہیں تھی۔ مگر جو کچھ بھی تھا لفظ "رسول اللہ" بھی مٹایا تو دشمن کے اصرار پر۔ وہ یہ کہتا تھا کہ معاہدے کی شکل میں ہم اس پر دستخط نہیں کرسکتے۔ ہم مجبور ہو جائیں گے تمہیں رسول اللہ تسلیم کرنے میں۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ نہ تسلیم کرو۔ یہ تمہارا حق ہے۔ اگر یہی صورت حال یہاں ان کو چسپاں ہوتی دکھائی دے رہی ہے تو یہ پھر

کفار مکہ کے نمائندہ

بنتے ہیں۔ اور نہیں کیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ بازور رہے ہیں۔ تم سے کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں آپ ان کے ساتھ ہمیشہ کے لئے پیوستہ کر

رہے ہیں۔ اور یہ مثال دے رہے ہیں کہ دیکھو جب دشمن پسند نہ کرے کلمے کا لکھنا تو محمد مصطفےٰؐ کی سنت یہ ہے کہ دشمن کے دباؤ کو مان لیا کرتے ہیں اس لئے تم بھی مان جاؤ ہمارا دباؤ۔ اپنے آپ کو ان اُمت کے تیجے لگالیا جو کفار مکہ کہلاتے تھے اور ہمیں دنیا کے سب سے مقدس امام کے ہاتھ وابستہ کر دیا۔ ان کے نقطۂ نگاہ سے تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی بڑی بے وقوفوں والی تقسیم تم نے کی۔ اَضَلُّ سَبِیْلًا حد سے زیادہ گمراہی کا سبیل ان کے اوپر چسپاں ہو جاتا ہے اس واقعہ سے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ مذہبی تاریخ میں یہ واقعہ پہلی دفعہ رونما ہو رہا ہے۔ ہمیشہ اختلاف کے نتیجے میں دباؤ ڈال کر چیزیں مٹائی جاتی ہیں۔ نقش مٹائے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ایک آدمی کو وہ نقش پسند نہیں۔ خدا کے مخالفین نے خدا کے ماننے والوں پر دباؤ ڈالے کہ جو تم بات کہتے ہو خدا ایک ہے یہ ہمیں پسند نہیں ہے۔ اس لئے اس کو ختم کر دو۔ لیکن کبھی

آج تک تاریخ عالم میں یہ واقعہ نہیں گزرا تھا

کہ کسی قوم نے اپنے ہی عقیدے کے اوپر ہاتھ صاف کرنے شروع کئے ہوں۔ اور یہ کہہ کر دشمن کو مجبور کیا ہو کہ تم ہمارا عقیدہ تسلیم کر رہے ہو اس لئے اس کو مٹا دو۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کہا جائے کہ یہ ہمارے اپنے ہی دل میں نہیں ہے تو تم کیا حق رکھتے ہو پھر اسے استعمال کرنے کا۔ ہمیں تو غصہ آتا ہے۔ یہ ویسی ہی بات ہے جیسے کسی نے کسی کو زبردستی کلمہ پڑھانے کی کوشش کی تھی۔ آخر کار اس بیچارے نے کہا اچھا بھئی قتل نہ کرو۔ پڑھا دو کلمہ۔ تو اس نے کہا، شکر کرو بچ گئے تم مجھے آپ نہیں کلمہ آتا۔ وہ دلیل تو لگ جاتی ہے یہاں۔ یہ کہیں کہ عجیب احمدی تم بے وقوف لوگ ہو۔ ہمارا کلمہ پڑھ رہے ہو۔ جبکہ ہم نہیں پڑھ رہے وہ کلمہ۔ ہمارا کلمہ لکھتے ہو جبکہ ہمارے دل اس رسم سے خالی پڑے ہیں۔ تم محبت کا اظہار کر رہے ہو جبکہ ہمارے دل محبت سے اسی طرح خالی ہیں جس طرح گھونسلے کو پرندہ چھوڑ دیا کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں غصہ آرہا ہے۔ تم مٹاؤ اس کلمہ کو۔ ہم برداشت نہیں کرسکتے۔ یہ واقعہ مذہب کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا کہ اختلاف کی بناء پر جبر روا نہ رکھا گیا ہو۔ بلکہ اتفاق کی بناء پر جبر روا رکھا گیا ہے۔ اس کو کہتے ہیں اندھا پن۔ اور کسی نے خوب کہا ہے کہ

"اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی"

تو یہ ہے قرآن کریم کا منشاء۔ روشنی والوں کو، دائیں ہاتھ والوں کو ممتاز کرکے الگ کر دیا۔ پھر ذکر فرمایا وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖۤ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی جنہوں نے اس دنیا میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نور نہیں پہچانا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ جن کو سو سو حجاب حائل ہو چکے تھے۔ جو سنتِ نبویؐ کی تمیز نہیں کرسکتے تھے کہ سنتِ نبویؐ ہے کیا اور سنتِ کفار کس کو کہتے ہیں؟ وہ یہ گمان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لیے تشریف لائیں۔!!

الرؤف جیولرز

۱۲۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر:۔ ۶۱۷۰۶۹

دلوں سے مٹا دیں کہ محمد مصطفےٰ کی امانت ہیں وہ قیامت کے دن اُٹھائے جائیں گے وہ ان اُمّہ کی امارت میں اُٹھائے جائیں گے جن اُمّہ کی وہ پیروی کر رہے ہیں۔ جو ہمیشہ مذہب کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ○

جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کہ کوئی ایک بھی ایسی بات نہیں جو اس سے پہلے دشمنانِ اسلام نے کی ہو۔ اور انہوں نے اختیار نہ کر لی ہو۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو کبھی فتنوں میں ڈالتے تھے مصیبت میں مبتلا کرتے تھے، دُکھ دیتے تھے کہ اپنے قول سے اپنے مسلک سے ذرا سا سرک جاؤ۔ اور کبھی لالچ دیتے تھے۔ اور یہی دو چیزیں آج احمدیوں کے متعلق پاکستان میں جماعت کے دشمن اختیار کر رہے ہیں۔

لَيَفْتِنُونَكَ میں جو فتنے کا ذکر ہے قرآنی محاورے کے مطابق آپ ایک جگہ نہیں متعدد جگہ اس لفظ کو ان معنوں میں پڑھیں گے کہ جب دشمن

جبر کے ذریعہ مذہب کو تبدیل کرنے کی کوشش

کرے تو اسے قرآن کریم فتنہ کہتا ہے۔ وہ لوگ جو قرآن کریم کی رُو سے آگیں لگاتے ہیں، مال لوٹتے ہیں، گھر جلاتے ہیں اور صرف وجہ یہ ہوتی ہے دشمنی کی کہ یہ لوگ خدا کے ایک بھیجے ہوئے پر ایمان لے آئے ہیں۔ ان کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے اگر وہ فتنے سے باز نہیں آئے۔ اور انہوں نے تکرار کی تو پھر ہم بھی انہیں پکڑیں گے۔ اور ہم بھی پکڑ میں تکرار کریں گے۔ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ۔ تو فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کا جو نقشہ کھینچا ہے اس سے پہلی آیات میں اس کی تفصیل موجود ہے کہ وہ لوگ جو مومنوں کو فتنے میں ڈالتے ہیں آگیں لگا کر اور عذاب اور ظلم کر کے اور ستم ڈھا کر اس بات کا پابند کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین سے منحرف ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں یقیناً شدید سزا دے گا۔ تو یہاں بھی فتنہ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ورنہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو کون فتنے میں ڈال سکتا تھا۔ خدا کا رسول کیسے فتنے میں پڑ سکتا ہے۔ سوائے اس کے کوئی معنے نہیں کہ تجھ پر مذہبی تشدد کیا جائے گا۔ تجھ پر مذہبی لحاظ سے مظالم ڈھائے جائیں گے۔ ستم توڑے جائیں گے۔ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ اگر ان کی پیش جائے، اگر ان کا بس چلے تو ہر طرح سے تجھ کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا دیں۔ بلکہ قریب ہے کہ یہ بنا دیں گے۔ یہ دو باتیں نکلتی ہیں اِنْ كَادُوا کے کہ عنقریب یہ واقعہ ہونے والا ہے۔ لَيَفْتِنُونَكَ تجھے فتنے میں ضرور ڈال دیں گے۔ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ۔ اس وجہ سے یعنی نیت ان کی یہ ہوگی کہ تجھے خدا تعالیٰ کی وحی سے، تجھ پر نازل کی جاتی ہے، جو ہم تجھ پر نازل کر رہے ہیں، جو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اس سے پیچھے ذرا سا ہٹنے پر مجبور کر دیں۔ کہ تو اتنی سی بات ہماری مان جا ورنہ ہم تجھے مار دیں گے۔ ورنہ تشدد کریں گے۔ ورنہ مظالم کا نشانہ بنائیں گے۔ خدا یہ کہتا ہے نہیں لیکن تم ہماری خاطر ذرا سا یہ بات مان جاؤ تو ہر قسم کے جبر سے بھی کام لیں گے۔ تیرے خلاف۔ اور اگر تو جبر سے نہیں ملنے لگا تو یہ کہیں گے کہ اچھا تم ہماری بات مان کے دیکھو۔ ہم تمہیں سینے سے لگائیں گے — إِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا اگر تم ان کی بات مانو گے تو تمہیں یہ ضرور سینے سے لگائیں گے۔ یہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ آج کل پاکستان کی باتیں سن کر پاکستان کی باتیں دیکھ کر خدا تعالیٰ نے یہ خبر بھیجی ہے۔ یہی ہمیں کہا جا رہا ہے کہ سیدھے ہو جاؤ

خدا تعالیٰ نے جس کو امام بنایا ہے تمہارے لئے

یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس کا کلمہ چھوڑ دو۔ یا پھر اپنے مسلک سے تھوڑا سا ہٹ جاؤ۔ اگر نہیں ہٹو گے تو ہم تمہیں مار دیں گے۔ اور اگر ہٹ جاؤ گے تھوڑا سا بھی تو تمہیں سینے سے لگائیں گے۔ تمہیں اپنا دوست بنا لیں گے۔ ہمارا ان کو وہی جواب ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا جواب ہے۔ اے خدا کے مقابل پر ہمیں سینے سے لگانے والو! ہم ان سینوں کو نفرت کی نظر سے بھی نہیں دیکھتے ہیں جو خدا کے مقابل پر لعنت ڈالتے ہیں ان سینوں پر جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو دنیا پر اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ ہمیں تو

محمد مصطفےٰ صلعم کے قدموں کی خاک

ان سینوں سے کروڑوں اور اربوں گنا زیادہ پیاری ہے۔ ہم نہیں چھوڑیں گے اس امام کو جیسی امام سے تم ہمیں کاٹنا چاہتے ہو۔ اور اس امام کو بھی نہیں چھوڑیں گے جو اس کی غلامی سے پیدا ہوا ہے۔ جو اس کی کامل محبت کے نتیجہ میں تخلیق کیا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر عاشق صادق کبھی اسلام میں پیدا نہیں ہوا۔ جس طرح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے محبت کی اور آپ کے عشق میں اپنا سب کچھ مٹا دیا۔ نہ ہم اپنے امام کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو چھوڑیں گے۔ نہ اس امام مہدی کو چھوڑیں گے جو آپ کی خاطر بنایا گیا۔ جو آپ کے پیغام کو دنیا میں شائع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ جو آپ کے قدموں کی خاک کی مٹی سے بنایا گیا۔ کیسے ممکن ہے کہ تمہارے سینوں میں لگنے کی خاطر ہم ان مقدس قدموں کی خاک پاک کو چھوڑ دیں گے؟ یہ تو تمہارا گمان ہے تمہارا۔ تم جانتے نہیں کہ خدا کی تقدیر نے پہلے تم جیسوں کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ تمہارا ماضی بھی گندہ ہے۔ تمہارا مستقبل بھی گندہ ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! ہم جانتے ہیں کہ تجھ پر دباؤ انتہائی شدید ہے۔ حد سے زیادہ مظالم توڑے جا رہے ہیں اور تن تنہا انسان کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ ثابت قدم رہ سکے ان باتوں پر۔ اگر ہم تجھے ثبات قدم عطا نہ فرماتے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اور تیرے غلاموں کے قدموں کو قائم نہ فرماتے تو ہو سکتا تھا کہ تم کچھ نہ کچھ اپنے مسلک سے سرک جاتے۔ یہ خدا کی رحمت ہے۔ اس کے فرشتے ہیں جو قدموں کو تھامے ہوئے ہیں۔ قدموں کو طاقت بخش رہے ہیں۔ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ اور اگر ایسا ہوتا کہ خدا تعالیٰ تمہیں ثبات قدم نہ عطا فرماتا اور تم کچھ سرک جاتے اپنے مسلک سے تو پھر ان کے سینے سے تم لگتے یا نہ لگتے۔ خدا کا غضب تم پر ضرور بھڑک اُٹھتا۔ اور اس دنیا میں بھی تم ذلیل کر دیئے جاتے اور آخرت میں بھی ذلیل کر دیئے جاتے۔ دنیا میں بھی دوہرا عذاب تمہارے مقدر میں لکھا جاتا اور آخرت میں بھی دوہرا عذاب تمہارے مقدر میں لکھا جاتا۔ یہ ہے ہمارے لئے متبادل راہ۔ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ ایمان والا احمدی بھی

ان دونوں متبادل رستوں کو دیکھنے کے بعد

جو کلام الٰہی نے ہم پر روشن فرمائے ہیں۔ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ دنیاوی سینوں سے لگنے کی خاطر خدا کے سینے سے الگ ہو جائے۔

اِرشادِ نبویؐ

"مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ"!

(ترجمہ)

نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت!!

محتاجِ دُعا — یکے از اراکین جماعت احمدیہ (اہلیہ اشعر)

اور خدا کے غضب کا مورد بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے حالات میں جب کہ دشمن استبداد پر آمادہ ہو گیا ہے لازماً یہ کرو کہ ہر ظلم و ستم ڈھانے کے بعد بھی تم خدا سے ثباتِ قدم مانگو تم دعائیں کرو کہ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ کیونکہ ثباتِ قدم محض تمہاری دعاؤں سے نصیب نہیں ہو سکتا اتنے شدید دباؤ بڑھ جایا کرتے ہیں بعض دفعہ کہ ایک مومن کا پاؤں بھی کچھ نہ کچھ سرکنے لگتا ہے فرمایا اس لئے مجھ سے مانگو ثباتِ قدم وہ مجھ میں ہی تمہیں عطا کروں گا۔ کیونکہ اگر تم نے ثباتِ قدم مجھ سے نہ مانگا یا میں نے تمہیں ثباتِ قدم نہ بخشا تو پھر جانتے ہو کہ اس کے مقابل کیا ہے۔ پھر تمہیں سینے سے لگا رہا ہو گا اور ہم تمہاری دنیا بھی نیست و نابود کر دیں گے اور تمہاری آخرت بھی نیست و نابود کر دیں گے تم ان سینوں سے لگو گے کہ جو مٹائے جانے کے لئے بنائے گئے ہیں؟ جن کی تقدیر میں ہلاک ہونا لکھا گیا ہے تو کیا رہ جائے گا تمہارا؟ دنیا کی خاطر ہی خدا کو چھوڑنے والوں کو دنیا بھی نہیں ملا کرتی یہ ہے مقابل تقدیر جو قرآن کریم نے پیش فرما دی ہے۔

پس

بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ

خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دے رکھی ہے کہ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ اگر تیری مخالفت پر اٹھے گا تو کاٹا جائے گا یہ وہ تقدیر ہے جو نہیں بدل سکتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا کہ ہم جانتے ہیں کہ تم نہیں مانو گے ان کی بات ہمیں علم ہے کہ کیسے کیسے بندے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور ان کے غلاموں کی صورت میں ہماری عبادت کے لئے پیدا ہوئے ہیں اس قوم کے پیار کو ہم جانتے ہیں یہ پیچھے ہٹنے والی قوم نہیں ہے پھر دشمن کیا کرے گا؟ فرماتا ہے۔ اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ دشمن اب یہ چاہتا ہے کہ اگر اس کا بس چلے تو تمہارے پاؤں اکھیڑ دے۔ تمہیں ہلکا کر دے۔ مضبوط قدم نہ رہیں تمہارے ثباتِ قدم کا بالکل الٹ نقشہ جو ہے وہ لیستفزونک میں پیش فرمایا گیا ہے۔ ہم تمہیں ثباتِ قدم عطا فرما رہے ہیں اور دشمن یہ چاہتا ہے کہ تمہارے قدم اکھڑ جائیں۔ تمہیں اپنے مقصد پر ایمان نہ رہے اپنے عقائد پر یقین کامل نہ رہے۔ اور رفتہ رفتہ تم شبہات میں گرفتار ہونے لگ جاؤ۔ کبھی یہ سوچو کہ پتہ نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے بھی کہ نہیں۔ کبھی یہ سوچو کہ پتہ نہیں تاریخ مذاہب جو سنا کرتے تھے وہ سچی ہے بھی کہ نہیں۔ یہ نہ ہو کہ دشمن دندناتا ہوا نکل جائے اور ہم اسی طرح ذلیل و خوار ہو کر اس دنیا سے رخصت ہو جائیں۔ کئی قسم کے توہمات ایسے حالات میں انسان کے دل میں اٹھتے ہیں۔ تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ یہی چاہتے ہیں کہ لیستفزونک تاکہ تمہارے قدم اکھیڑ دیں اور صرف یہی نہیں تمہارے قدم اکھیڑیں اور پھر تمہیں بے وطن کر دیں۔ لیخرجوک منھا تاکہ تمہیں اپنے وطن سے باہر نکال دیں۔ اب

وہ آواز

جو چودہ سو سال پہلے مکے میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمن بلند کر رہے تھے کہ دیکھتے ہو نہ ہو کہ نہیں۔ جیسے ہم لگتا ہے تو اپنے مسلک کو چھوڑ دو ورنہ اس وطن کو چھوڑ دو جو ہمارا وطن ہے وہی آواز آج پاکستان سے اٹھائی جا رہی ہے ایک ذرہ کا بھی فرق نہیں ہے حیرت ہوتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ انسانوں کو اندھا کر دیتا ہے وہ کچھ بھی پھر دیکھ نہیں سکتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ کس نہج پر وہ کلام کر رہے ہیں۔ انبیاء والی باتیں کر رہے ہیں یا انبیاء کے دشمنوں والی باتیں کر رہے ہیں۔ فرماتا ہے۔ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا مگر یہ کس خیال میں بیٹھے ہوئے ہیں لوگ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم! اگر یہ تجھے نکالنے میں کامیاب ہو گئے تو ہم تجھے بتاتے ہیں کہ تیرے بعد پھر یہ خود بھی نہیں رہیں گے تیری وجہ سے یہ لوگ قائم ہیں تیرے بعد پھر یہ بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دئے جائیں گے۔ جہاں سے تو نکالا جائے گا وہاں یہ بھی بسنے کے لائق نہیں رہیں گے یا پھر دوسرا معنی یہ ہو گا کہ لَا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا یا پھر ان کو جلد ہی توبہ کرنی پڑے گی۔ تیرے بعد ... ہی تیری مخالفت کریں گے اور اس کے بعد باز آ جائیں گے اور پھر یہ بچ جائیں گے یہ دونوں ہی معنے نکل سکتے ہیں۔ تو بہ اس قوم سے

بچنے کی صرف ... ہے

کہ یا تو وہ تجھے تسلیم کر لیں تجھے اپنے ... جائے تیرے ... اختیار کر لیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو بچا دے گا ان کے لئے نجات کے سامان پیدا فرمائے گا اگر نہیں تو ظلم کی راہ سے نکالنے والوں کے لئے ان کے اپنے وطن کی زمین تنگ کر دی جائے گی۔ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا۔ یہ وہ سنت ہے جو ہم نے انبیاء کے لئے پہلے سے جاری فرمائی تھی۔ یعنی خدا تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرما رہا ہے۔ ہم جو یہ باتیں تجھے بتا رہے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے ہمیشہ سے اسی طرح ہوتا چلا آیا ہے ہمیشہ سے انبیاء نے یہی طریق اختیار کیا جو تو نے اختیار کر رکھا ہے صبر اور دعاؤں کے ذریعہ ثبات مانگنے کا طریق اور ہمیشہ سے مخالفین نے یہی دھمکیاں دیں اور یہی طریق اختیار کئے کبھی وہ کہتے تھے ہٹ جاؤ اور ہمارے سینوں سے لگ جاؤ کبھی وہ کہتے تھے کہ ہم ظلم و تشدد کی انتہا کر دیں گے اور جب دونوں باتوں میں پیش نہیں جاتی تھی تو وہ یہ کہا کرتے تھے کہ اچھا تو پھر ہم تمہیں اپنے وطن سے نکال دیں گے پھر یہاں ہمارے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ ... گزشتہ پہلے بھی ایسے لوگ آتے تھے۔ اور ان کے مقابل پر انبیاء کے حق میں جو سنت ہم نے جاری فرمائی وہی سنت اب بھی جاری ہوگی۔ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا اور تو کبھی بھی ہماری سنت میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھے گا نہ پہلے تبدیلی ہوئی تھی نہ آج ہوئی ہے نہ آئندہ کبھی تبدیلی ہوگی۔

کتنا روشن مستقبل ہے جماعت احمدیہ کا

جو کلام الٰہی ہمارے سامنے پڑھ کر آپ کو سنایا ہے یہ کلام آپ کو سنایا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مطہر و مقدس دل پر نازل ہوا تھا۔ وہ کلام ہمیں یہ مستقبل بتا رہا ہے یہ نوید دے رہا ہے شاندار مستقبل کی جس کلام سے زیادہ مطہر کلام اور زیادہ یقینی اور قطعی کلام کبھی کسی کے دل پر نازل نہیں ہوا۔ وہ کلام جس کا پہلا دعویٰ یہی ہے۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ یعنی کوئی شک، کسی قسم کی وہم کی گنجائش تک نہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مخاطب ہیں ہم تو ادنیٰ چاکر آپ کے غلاموں در غلاموں کے بھی غلام ہیں۔

ہمیں کیسے یقین ہو

کہ خدا کا یہ طریق جو انبیاء کے ساتھ جاری ہے وہ ہمارے ساتھ جاری رہے گا وہ ہمارے ساتھ بھی ہو گا کیسے یہ کامل یقین رکھ سکتے ہیں۔ کہ وہ غیر مبدل سنت جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی محبت میں ان کی غیرت کے لئے دکھایا کرتا ہے آج ہم ادنیٰ غلاموں کے لئے بھی ویسی ہی دکھائے گا یہ ایک سوال باقی رہ جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان آیات ہی سے جو پہلی آیت میں تلاوت کی تھی وہی مضمون یہاں مکمل ہوا ہے۔ اور اسی میں ان توہمات کا جواب دیدیا گیا ہے۔ فرمایا يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ہم قیامت کے دن سے ان کے امام والا سلوک کیا کرتے ہیں۔ قیامت کے دن بھی یہی سلوک ہو گا اور دنیا میں بھی تم سے وہی سلوک ہو گا جو تمہارے امام کے ساتھ خدا کرتا چلا آیا ہے۔ تم بچائے جاؤ گے تو محمد مصطفیٰ کی برکت سے بچائے جاؤ گے۔ تم کامیاب کئے جاؤ گے تو محمد رسول اللہ کی ... سے کامیاب کئے جاؤ گے۔ تم دونوں جہانوں میں سرخرو بنائے جاؤ گے تو اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ کے قدموں کی برکت سے دونوں جہانوں میں سرخرو بنائے جاؤ گے پس اس امام کو کبھی نہ چھوڑنا اس امام کو کبھی نہ چھوڑنا اسی میں دنیا کی فلاح بھی تمہارے لئے وابستہ ہے۔ اور آخرت کی فلاح بھی اسی میں مضمر ہے۔

بدر کی توسیع اشاعت آپ کا قومی اور جماعتی فرض ہے
(ایڈیٹر)

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا بابرکت انعقاد

حضور علیہ السلام کے رفیع الشان منصب اور بعثت مقصد کا ایمان افروز تذکرہ

رپورٹ مرتبہ :- محمود الدین آزاد قائمقام نائب مدیر

قادیان ۲۳ امان (مارچ) - جماعت احمدیہ کے یوم تاسیس کی یاد کو تازہ کرنے اور نئی نسل کو قیام سلسلہ کے مہتم بالشان اغراض ومقاصد سے متعارف کرانے کے لئے آج ٹھیک نو بجے صبح مسجد اقصیٰ میں محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی تقریب انتہائی پر نور ماحول میں منعقد ہوئی۔ اجلاس کی کارروائی مکرم سفیر احمد صاحب شمیم متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ بعدہ مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ کی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رفیع الشان روحانی منصب قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں" کے موضوع پر تھی۔ موصوف نے اپنی تقریر میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انبیاء گزشتہ کی پیشگوئیوں کے مصداق تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کی تجدید اور اشاعت کے لئے مبعوث کیا تھا از روئے احادیث آخری زمانہ میں دیگر ادیان پر اسلام کا جو روحانی غلبہ مقدر ہے وہ آپ کے ہی وجود سے وابستہ ہے۔ اس تقریر کے بعد مکرم ریاض احمد صاحب ظفر کارکن نظارت علیا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد پرنسپل مدرسہ احمدیہ نے زیر عنوان "مفسرین قرآن کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر قرآن کی برتری" تھا۔ مقرر موصوف نے سب سے پہلے گزشتہ علماء ومفسرین کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اُن میں سے بیشتر اپنی علمی بے بضاعتی اور روحانی بصیرت کی کمی کے باعث قرآن کریم کی مختلف آیات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے انہیں منسوخ قرار دیتے تھے یا اُن کی غلط تعبیر اور تشریح کرتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی ان تمام سورتوں اور آیات کی ایمان افروز تفسیر کر کے مفسرین گزشتہ کی غلط فہمیوں کو دور کیا۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ حضور نے تفسیر نویسی میں بڑی تحدی کے ساتھ مخالف علماء کو چیلنج دیا لیکن کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی اور فصاحت وبلاغت اور حقائق ومعارف سے پُر تفسیر نویسی کی توفیق نہیں مل سکی۔ اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور ہماری ذمہ داریاں"۔ محترم موصوف نے فرمایا کہ موعود اقوام عالم ہونے کی حیثیت کا سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد خدا کے ماتحت اصلاح کر کے اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنا تھا فاضل مقرر نے حضور علیہ السلام کی بعثت کے تفصیلی مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جتنی عظیم آپ کی بعثت ہے اتنی ہی عظیم ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ حضور کے دعاوی کے بعد آپ کی جماعت پر غلبہ اسلام کی اس بابرکت مہم کو کامیاب بنانا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ اس تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ دیکھ بھال تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تازہ مکتوب پڑھ کر سنایا جس میں حضور انور نے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے فرد وجملہ استطاعت دوستوں کو ہندوستان کی اہم زبانوں میں اشاعت لٹریچر کیلئے تحریک اشاعت فنڈ میں حصہ لینے کی دعوت دی ہے۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے مختصر اختتامی خطاب فرمانے کے بعد حاضرین سمیت اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت تقریب بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ پرتکوی روایت سے کثیر تعداد میں مستورات نے بھی اس مبارک جلسہ سے استفادہ کیا۔

منظوری ارکان وقف جدید برائے سال ۱۹۸۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سال ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کے لئے مجلس وقف جدید قادیان کے ذیل کے ارکان کی منظوری عطا ہوئی ہے۔

۱۔ خاکسار ملک صلاح الدین	انچارج وقف جدید وصدر مجلس
۲۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز	ممبر
۳۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	ممبر
۴۔ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب	ممبر
۵۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب میٹر قانونی	ممبر
۶۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	ممبر

صدر مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۳/۳/۸۵ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بمقام سورو (اڑیسہ) مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ بہجت اللہ صاحب ساکن سورو کا نکاح مکرم علیم الدین خان صاحب ابن مکرم بعثی امین خان صاحب سنگلاپور (بلدی پدا) کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں لڑکی کے چچا مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً

(خاکسار محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ بھدرک)

(۲) خاکسار نے مورخہ ۲۵/۲/۸۵ کو بمقام سکندرآباد مکرم شریف الدین صاحب منظور ابن مکرم محمد معین الدین صاحب ساکن محبوب نگر کا نکاح مکرمہ زینب ریحانہ صاحبہ بنت مکرم غلام قادر صاحب شرفی مرحوم آف سکندرآباد کے ساتھ گیارہ صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں فریقین نے بحیثیت مجموعی مختلف مدات میں بطور شکرانہ ستر روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ (خاکسار طیب احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد قادیان)

(۳) مورخہ ۲۸/۳/۸۵ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے عزیزہ نسیم اختر سلمہا بنت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش قادیان کا نکاح مکرم قاری نواب احمد صاحب مفتاحی گنگوہی ساکن قادیان کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

● قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بڑے بیٹے عزیز عبید احمد نسیم سلمہ کو یونیورسٹی آف آرکنساس (امریکہ) کے ڈیپارٹمنٹ آف الیکٹریکل انجینئرنگ میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر ملازمت مل گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اسی خوشی میں بطور شکرانہ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے عزیز موصوف کی اس ملازمت کے ہر جہت سے آسان اور بابرکت ہونے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست گزار ہوں۔ (خاکسار خدیجہ بیگم اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب نسیم مرحوم قادیان)

(۲) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کے دل والو کا آپریشن ۱۹۸۲ء میں ہوا تھا۔ اب وہی والو دوبارہ تنگ ہو گیا ہے۔ ا۔ جی۔ ایم چندی گڑھ میں مکمل چیک اپ کرانے پر دوبارہ ۳۰/۴ کو ڈاکٹروں نے آپریشن کی تجویز کی ہے بزرگان سلسلہ واحباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

مشہور صحافی جناب ایم جے اکبر کی کتاب میں

جماعتِ احمدیہ کا ذکر

از الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مشہور صحافی جناب ایم جے اکبر ایڈیٹر ڈیلی ''ٹیلیگراف'' کلکتہ و ''سنڈے'' میگزین نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے۔ "India The siege within" ''ہندوستان کی محصوریت'' یہ کتاب Timely Book ہے۔ [illegible] میں مورخہ ۱۲-۲-۸۵ کو مصنف جناب ایم جے اکبر کے ذریعہ ہی ریلیز کی گئی۔ اس تقریب پر جماعت احمدیہ کلکتہ کے ممبر مکرم علی احمد صاحب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اتفاق سے میں بھی ان دنوں کلکتہ میں قیام پذیر تھا۔ اس لئے مکرم علی احمد صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کا وفد اس تقریب میں شرکت کرے۔ جس کے لئے موصوف نے منتظمین سے اجازت حاصل کر لیا۔ چنانچہ مکرم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ۔ مکرم علی احمد صاحب اور خاکسار پر مشتمل وفد نے اس تقریب میں شمولیت کی۔ محترم ایم جے اکبر سے ہمارے وفد کی ملاقات ہوئی۔ اور انہیں بتایا گیا کہ ہمارا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ سے پاکستان میں پیش آمدہ حالات کے سلسلہ میں کافی دلچسپی کا اظہار کیا اور کہا کہ ضیاء اکثر ملاؤں کے ذریعہ اپنی گدی کو بچانے کی فکر میں ہے۔

آپ کی مذکورہ کتاب جب ریلیز ہو گئی تو اس کی ایک کاپی محترم سید نور عالم صاحب نے خرید کی اور ایک کاپی میں نے خریدی۔

موصوف نے ہم دونوں کی کتابوں پر علیحدہ علیحدہ نوٹ دیا۔ محترم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی کتاب پر تحریر فرمایا۔

''محمد نور عالم کے لئے خلوص مند ہمدردی کے ساتھ جن کا تعلق ایسی جماعت سے ہے جو تعصبیت کے مظالم کا شکار رہی ہے جنرل ضیاء کے دورِ حکومت میں بھی اور اس سے پہلے بھی ''

(دستخط ایم جے۔ اکبر)
۱۲-۲-۸۵

اور خاکسار کی کتاب پر تحریر فرمایا۔

''بشیر احمد صاحب کی خدمت میں عقیدت اور جذبہ تعاون کے ساتھ قدامت پسند علم برادران دین نے آپ کا جو محاصرہ کیا ہوا ہے اس کے خلاف آپ کی جدوجہد سے ہمیں ہمدردی ہے ''

(دستخط ایم۔ جے۔ اکبر)
۱۲-۲-۸۵

مصنف نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں بھی اس کتاب میں اظہار خیال کیا ہے۔ انگریزی سے اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کتاب بہترین معلومات کا ذخیرہ ہے اور قابل مطالعہ ہے۔

''احمدی یا قادیانی اسلام [illegible] ہی نکلا ہوا ایک فرقہ ہے مختصر سا یہ فرقہ [illegible] منظم اور اعلیٰ صلاحیتوں [illegible] پروفیسر عبد السلام [illegible] ۱۹۷۹ء میں فزکس میں نوبل پرائز ملا ہے اسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔) ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۹ء تک کی مدت میں پاکستان کے اندر وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان ملک کے مشہور و معروف احمدی تھے جنہوں نے مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ میں پاکستانی مؤقف کی وکالت کی تھی اور اسی سبب وہاں کے Min [illegible] His Her تسلیم کئے گئے تھے۔ لیکن ۱۹۵۲ء میں سر محمد ظفر اللہ خاں بالخصوص اور آپ کی جماعت عمومی رنگ میں ملاؤں کے غیظ و غضب کا نشانہ بنے۔ جرم؟ وہی کفر۔ حالانکہ احمدیوں نے اچھے مسلمان ہونے کا یقین دلایا تھا۔ تقریباً ایک سال تک ملاؤں کا یہ طبقہ مولانا مودودی کی متعصبانہ قیادت میں اس مطالبہ کے ساتھ میدان میں اُتر آیا کہ سرزمین ''پاک'' سے احمدیوں کا اخراج کیا جائے۔ (عجیب اتفاق ہے کہ جب جناح نے اس نظریے کو باطل قرار دے دیا تھا کہ پاکستان ایک ایسا مذہبی اسٹیٹ ہوگا جس کی عنانِ حکومت ملاؤں کے ہاتھ میں ہوگی تو ابھی پانچ سال بھی نہیں گزرے تھے کہ یہ سب ہنگامے شروع ہو گئے) یہ تحریک اتنا زور پکڑ گئی کہ ۳ اور ۷ مارچ ۱۹۵۳ء کے درمیان ملاؤں کی سرکردگی میں بلوائیوں کے جتھوں نے لاہور کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ اور خواجہ ناظم الدین نے جو اب تک ملاؤں کے خوف سے کوئی قدم نہیں اُٹھا رہے تھے۔ مجبور ہو کر مارشل لا نافذ کر دیا۔ ملاؤں کو گرفتار کیا گیا بشمول مودودی اور پنجاب میں دولتانہ کی صوبائی حکومت کو معطل کر کے اُنکی جگہ فیروز خان نون کو لایا گیا۔

ملائیت کے خلاف قوتوں کو ملاؤں کی سرکوبی کے لئے اچھا موقعہ ہاتھ آیا۔ مولانا مودودی اور نیازی کو فسادات میں قاتلانہ رول ادا کرنے کی سزا میں صرف قید ہی نہیں کیا گیا بلکہ اُن کے لئے پھانسی کا حکم صادر کیا گیا۔ لیکن پاکستان میں کسی مولانا کو پھانسی دینے کی جرأت کون کرے۔ بھٹو کو تو پھانسی کے تختے پر چڑھایا جا سکتا تھا مگر کسی مودودی کو نہیں۔ پھانسی کے حکم نامے خاموشی کے ساتھ واپس لئے گئے اور مولاناؤں کی گلو خلاصی کر دی گئی۔'' (صفحہ ۲۰۳ء)

پندرہویں صدی ہجری کا پہلا نوبل انعام یافتہ مسلم سائنسدان

از جناب ابو الاسرار رابزی اٹاوی۔ ایم۔ اے [illegible]

سائنس انسانیت کا مشترکہ ورثہ ہے [illegible] کا اجارہ نہیں اہل مغرب [illegible] ان میں حیرت ناک ترقی کی ہے [illegible] حال میں ڈاکٹر کیتھ مور (Keith Moore) نے جو ٹورنٹو یونیورسٹی کے رہنما [illegible] ہیں رحم مادر میں تخلیقی مدارج پر تحقیقی انکشافات کئے ہیں اس کام کے لئے سلطان عبد العزیز یونیورسٹی جدہ میں بلائے گئے تھے اور انہوں نے قرآن حکیم بنظر غور مطالعہ کیا جس [illegible] سے پوشیدہ رازہائے قدرت منکشف ہوئے اور انسان کی معلومات میں بیش قیمت اضافہ ہوا۔

اگر مذاہب عالم کے حامیین اور ممالک کے شہریوں سے نوبل انعام یافتہ سائنسدانوں کی فہرست طلب کی جائے تو وہ اپنے یہاں کے نام پیش کر دیں گے اگر عالم اسلام یا عرب سے ان کے سائنسدانوں کے نام مانگے جائیں تو صرف ایک فرقہ احمدی کہہ سکے گا کہ ہم مسلمانوں کو بھی اس پر فخر ہے کہ ہم میں بھی ایک نوبل انعام یافتہ عبد السلام نامی ماہر سائنسدان موجود ہے پروفیسر عبد السلام نوبل یافتہ سائنسدان ہیں (The Soviet Academy of Science Moscow) دی سوویت اکاڈمی آف سائنس ماسکو نے بھی ان کو اعلیٰ درجہ کے انعام سے نوازا ہے اور وہ آسٹریا Theoretical Physics [illegible] Trieste [illegible] Italy میں صدارت کے کام انجام دے رہے ہیں۔

مسلمانوں میں صدیوں سے یہ علمی ارتقا کیوں بند رہا؟ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ مسلمانوں نے فرقہ [illegible] علم الآفاق سے بے بہرہ [illegible] تفکیر و تسخیر جو القرآن [illegible] اس سے قطعاً غافل ہیں صحیفہ الٰہی کے ساتھ ساتھ صحیفۂ کائنات کی آیات پر تدبر کرنا مشغلہ تھا چھوڑ دیا ہے۔ دار العلوموں میں آکسفورڈ اور کیمبرج کی سطح کے سکول مفقود ہیں ان کی پیداوار ایک تنگ نظر طبقہ ہے جو مولویوں ''مفتیوں'' اور ملاؤں کے نام سے معروف ہے۔ اُن کوئی امید نہیں کی جا سکتی کہ [illegible] کائنات کی [illegible] میں کوئی رول ادا کر سکیں گے۔ [illegible] میں شاید ہی کوئی فرقہ ہے جو ایک دوسرے کو کافر نہ کہتا ہو۔ اہل قرآن کی طرح احمدی فرقہ بھی ''عاشق قرآن'' ہے جو نام نہاد ''عاشقان رسول'' سے کئی منزل آگے ہے۔

مامور ربانی کی شناخت کا آسان طریق

مسلم روزنامہ جنگ لندن کے نام ایک واضح اور مکمل خط

از مکرم سید امتیاز احمد صاحب - سیکرٹری تبلیغ برطانیہ

(محترم جناب ایڈیٹر صاحب بدر ویکلی قادیان۔ مہربانی فرما کر اسے اپنے اخبار میں جگہ دیں)

تسلیم۔ جنگ لندن مورخہ ۱۳ مارچ ۸۵ء مجاہد الحسینی صاحب کا ایک مضمون "قادیانیوں سے متعلق حنیف رامے کے کلمہ دوستی کی بابت چند معروضات" نظر سے گذرا۔ اس سے پہلے بھی چند اسی قسم کے مضامین پاکستان اور لندن کی اخباروں میں پڑھنے میں آئے ہیں ان تمام مضامین پڑھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جس طرح ہر ملا اپنے زعم میں فتویٰ دینے کا مجاز ہے۔ اسی طرح ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو عالم یا مولوی سمجھتا ہے آج کل شہرت حاصل کرنے کے لئے احمدیوں کی مخالفت اپنا فرض سمجھتا ہے تاکہ اس کا نام بھی ایڈیٹروں میں آجائے۔ حنیف رامے صاحب نے اپنی رائے نیک نیتی سے دی ہے۔ اور کسی کی نیت پر شک کرنا یا ظن گناہ ہے۔ اور روایت یا تاریخی حقیقت بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ ایک جنگ میں اسامہ بن زیدؓ نے ایک مشرک پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اور اسے قتل کرنے لگے تو فوراً اس نے کلمہ پڑھا۔ اسامہ بن زیدؓ نے پھر بھی اسے قتل کر ڈالا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک شکایت ہوئی کہ اسامہؓ نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ جب حضورؐ نے باز پرس کی تو اسامہؓ نے کہا حضورؐ اس نے ڈر کر کلمہ پڑھا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا تھا۔ (مسلم باب کتاب الایمان) اگر احمدی کلمہ پڑھتے ہیں تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جب کلمہ میں محمدؐ کا لفظ آتا ہے تو ان کی مراد مرزا غلام احمد ہوتا ہے۔ آپ کسی کی نیت پر حملہ کرتے ہیں۔ بلکہ ظن کرتے ہیں۔

دوسری ایک دلیل اکثر مولویوں اور [illegible] کی طرف سے [illegible] ضرار کی دی جاتی ہے۔ مسجد ضرار کی مثال اس بد نیتی سے [illegible] کہ (نعوذ باللہ) رسول [illegible] نقصان پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر خود رسول اکرمؐ کو دی اور حضورؐ نے اسے گرانے کا حکم دیا۔ احمدی جو بھی مسجد بناتے ہیں خدا کا گھر سمجھ کر بناتے ہیں اور بناتے وقت جب اس کی بنیادیں اور دیواریں کھڑی کی جاتی ہیں تو وہی دعائیں پڑھی جاتی ہیں جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے پڑھی تھیں اور جو قرآن کریم میں لکھی ہوئی ہیں۔ پھر ان مساجد کو گرانے کا سوال ہی کیوں پیدا ہوتا ہے۔ کیا کوئی ملا یا مولوی یا عالم حلفیہ کہہ سکتا ہے کہ خدا نے اسے کہا ہے کہ احمدیوں کی فلاں مسجد مسجد ضرار کی طرح ہے اس لئے اس کا گرانا عین ثواب ہے۔

ذاتیات پر حملہ کرنا اسلامی شعار کے خلاف ہے۔ کتنے بد خصلت یہود و نصاریٰ اور ہنود اب بھی حضرت رسول اکرمؐ کی ذات والا صفات پر حملے کرنے سے نہیں چوکتے۔ پھر اگر مرزا صاحب کی ذات پر حملے کئے جائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مرزا غلام احمد کیا ہیں۔ ان کا دعویٰ کیا ہے۔ اور وہ اپنے دعوے میں کہاں تک سچے ہیں۔ میں آپ کے سامنے اس کی دو صورتیں پیش کرتا ہوں۔ اوّل قرآن کریم۔ دوم مرزا صاحب کا اپنا دعویٰ۔ قرآن مجید میں لکھا ہے۔

"وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی ...... وَاللّٰہُ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ" (سورۃ ۶ آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے ...... اور اللہ کبھی ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔" اسی مضمون کو پھر اسی سورۃ کی آیت ۹۴ میں دہرایا گیا ہے ...... کہ جو کہے مجھے وحی ہوئی ہے حالانکہ اسے وحی نہ ہوئی ہو" اگر مرزا غلام احمد اپنے دعوے میں جھوٹے ہوتے تو وہ ظالم ہوتے۔ اور ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے مگر حیرت کا مقام ہے کہ مرزا صاحب ایک چھوٹے سے گاؤں میں بے یار و مددگار دعویٰ کرتے ہیں کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

وہ قسم کیا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور حضرت رسول اکرمؐ کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان۔ کیا اس وقت مخالفین جماعت احمدیہ دنیا کا کوئی کونہ ایسا بتا سکتے ہیں جہاں خدا اور رسول کا نام بلند کرنے کے لئے احمدیوں نے مسجدیں نہیں بنائیں۔ جہاں سے پانچ وقت اذان کی آواز خدا کی عظمت اور رسول محمد صلعم کی عظمت کا اعلان نہیں ہوتا۔ اگر مرزا صاحب مفتری ہوتے تو وہ ظالم ہوتے اور کبھی کامیاب نہ ہوتے۔ دوسرا دعویٰ خود مرزا صاحب کا۔ ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
گر تو می بینی مرا پر فسق و شر
گر تو دیدہ ای کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تباہ کن کار من

اس دعا کے الفاظ پر اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب مفتری اور پر فسق و فجور تھے۔ وگرنہ تقریباً ۲۰ سال میں کبھی بھی خدا کو غیرت نہ آتی کہ ایسے شخص کی تباہی کے سامان پیدا کر دیتا۔ اب اگر کوئی شخص خواہ کسی فرقے سے تعلق رکھتا ہو ملا ہو، مولوی یا عالم یا خود ساختہ شرعی عدالت کا کوئی ذمہ دار عہدیدار یا حکومت کا کوئی افسر اگر اس میں ایمان کا ذرا سا شائبہ بھی ہے تو علی الاعلان کہے کہ "اے خدا میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے دعوے میں مفتری اور کذاب سمجھتا ہوں۔ اگر میں سچائی پر ہوں تو اے خدا اپنے فضل کے دروازے مجھ پر کھول دے۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو "پارہ پارہ کن من بدکار را اور آتش افشاں بر در و دیوار من۔ دشمنم باش و تباہ کن کار من" اور پھر انتظار کرے۔ خدا یقیناً یا تو اس کے لئے فضل کے دروازے کھول دے گا۔ یا اس کی تباہی کے سامان پیدا کر دیگا۔

درخواستہائے دعا

● مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کانپور بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے ● محترمہ امۃ القیوم صاحبہ ڈھینکانال (اڑیسہ) اپنے بچوں عزیزان شکیل احمد و خلیل احمد سلمہما کی علی الترتیب بی کام فائنل اور آئی ایس سی کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم محمد فرحت اللہ صاحب چندا پوری حال مقیم حیدر آباد بلڈ پریشر اور پتھری کی تکلیف سے دوچار ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی نیز ان کے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم رندلہ علی صاحب کشن گڑھ (راجستھان) اپنی زمین میں کنواں کھدوا رہے ہیں موصوف مختلف مدات میں تیس روپے ادا کر کے اس کوشش کے کامیاب اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے ● مکرم محمد مشتاق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ اپنی بیوی اور بچوں کو قبول حق کی توفیق ملنے اور امتحانات میں بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم محمد اقبال احمد صاحب خانپور ملکی (بہار) پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی بچی عزیزہ زاہدہ پروین سلمہا کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے ● محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بھبنیشور (اڑیسہ) اپنے خسر محترم کی کامل و عاجل شفایابی والدہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر نیز چھوٹے بھائیوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین سے دعا کی [illegible] کرتے ہیں۔

(ادارہ)

اڑیسہ کی ذیلی تنظیموں کے کامیاب صوبائی اجتماعات

انصار اللہ کے نام حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور مرکزی نمائندوں کی تشریف آوری

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

رپورٹ مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب قائد علاقائی اڑیسہ

الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا دو روزہ کامیاب سالانہ اجتماع مورخہ ۹ اور ۱۰ فروری کی تاریخوں میں بمقام کرولی منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں ہماری درخواست پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان، محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد ... صاحب انور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بطور نمائندہ شمولیت فرمائی اور ہمیں بیش قیمتی نصائح سے نوازا۔ علاوہ ازیں جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کے تمام مرکزی مبلغین اور بیشتر صدر صاحبان، عہدیداران جماعت نے بھی شریک اجتماع ہو کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

اس روحانی اجتماع میں صوبہ اڑیسہ کی پندرہ یا سولہ کم و بیش ۱۵۰ خدام و اطفال نے اپنی اپنی مجلس کی نمائندگی کرتے ہوئے مختلف علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا جبکہ پچاس کے قریب انصار بزرگوں نے اجتماع میں شامل ہو کر صدارت اور جمنسٹ کے فرائض انجام دیئے۔ دونوں روز مسجد احمدیہ میں نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی اور درس و تدریس کا بابرکت سلسلہ جاری رہا۔

اجتماع کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۹ ؍ ۸۵ کو ٹھیک نو بجے صبح محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ ازاں بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس کا عہد دہرایا۔ خاکسار نے تمام مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کی جانب سے معزز مہمانوں کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا۔ بعدہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مختصر خطاب کرتے ہوئے خدام کو ان کی جماعتی اور مجلسی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے بصیرت افروز اور روح پرور تقریر سے نوازا جس میں محترم موصوف نے پیغام کو خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے داعی الی اللہ بننے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ آج جماعت جس نازک دور سے گزر رہی ہے اس میں ہمیں اپنے عہد کے مطابق ہر قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔

اس دلنشین خطاب کے بعد محترم موصوف نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی اجتماع کے دوسرے پروگرام شروع ہو گئے۔ سب سے پہلے دینی اور علمی مقابلہ جات کا پہلا دور شروع ہوا جو دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔ پھر نماز ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی اور کھانے سے فراغت کے بعد خدام و اطفال کے مزید علمی مقابلے ہوئے جو شام تک جاری رہے۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی اور رات کے کھانے سے فراغت کے بعد مسجد احمدیہ میں قائدین مجالس کی مجلس شوریٰ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مختلف اہم امور زیر غور آئے اور محترم صدر صاحب نے جملہ قائدین کو اپنی اپنی مجلس میں بیداری پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ اسی موقعہ پر مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا آئندہ سالانہ اجتماع کیندرا پاڑہ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مورخہ ۱۰ ؍ ۸۵ کو صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک باقی ماندہ علمی و ذہنی مقابلے کروائے گئے اور ان کے بعد گراؤنڈ میں خدام و اطفال کے مختلف دلچسپ ورزشی مقابلے ہوئے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے سے فراغت کے بعد ٹھیک تین بجے سالانہ اجتماع کا اختتامی اجلاس محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام اور حسن کارکردگی میں نمایاں پوزیشن لینے والی مجالس کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنے خطاب میں خدام کو نیک نصیحت اور دینی خدمات سے نوازا۔ آخر میں اجتماعی دعا ہوئی جس کے ساتھ ہی یہ دو روزہ بابرکت اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماع کے جملہ انتظامات جماعت احمدیہ کرولی کے انصار بزرگان اور خدام و اطفال نے انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ

رپورٹ محترمہ طاہرہ رب صاحبہ صدر لجنہ بھدرک

خدا کے فضل و کرم سے تیسرا اڑیسہ لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع بمقام بھدرک مورخہ ۱۳ اور ۱۴ فروری کو منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا جس میں صوبہ اڑیسہ کی تقریباً ہر لجنہ کی مستورات اور ناصرات کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بفضلہ تعالیٰ اجتماع کے جملہ انتظامات محترمہ ثریا باسط صاحبہ صدر لجنہ صوبہ اڑیسہ کی زیر نگرانی خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل کو پہنچے۔ تمام لجنات کو بروقت مجوزہ پروگرام سے مطلع کرنے کے علاوہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی خدمت میں بھی اجتماع میں شمولیت کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ لجنہ کی درخواست کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے

محترمہ صدر صاحبہ اور محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مورخہ ۱۲ فروری کی شام چھ بجے بذریعہ اسٹیشن کار بھدرک تشریف لائے جہاں آپ کا شایان استقبال کیا گیا۔

مورخہ ۱۳ ؍ ۸۵ کو نماز تہجد سے اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ نماز فجر کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مکرم مولوی ... الحق صاحب معلم وقف جدید نے درس دیا۔

ٹھیک ۹ بجے صبح محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی زیر صدارت اجتماع کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد محترمہ صدر اجلاس نے لجنہ سمیت عہد دہرایا۔ اس کے بعد خاکسار طاہرہ رب صاحبہ نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔ محترمہ صدر اجلاس نے افتتاحیہ خطاب دیتے ہوئے ممبرات لجنہ اماء اللہ کو مخاطب کیا اور ناصرات کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ محترمہ سعیدہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات مرکزیہ کا پیغام پڑھا گیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور پھر مقابلہ جات ناصرات معیار اول کے مختلف علمی مقابلے ہوئے جن کے ججز کے فرائض محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے انجام دیئے۔ مقابلہ جات کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تاثرات بیان کئے اور احمدی مستورات کو دینی ماحول میں آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ اس کے ساتھ ٹھیک ۱۲½ بجے پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محترمہ ثریا باسط صاحبہ انجام دیتی رہیں۔

اسی روز ٹھیک ۳½ بجے محترمہ آپا جان کی زیر صدارت دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد محترمہ ذکیہ خاتون صاحبہ بھدرک نے انگریزی میں اور محترمہ قریشیہ بیگم صاحبہ کیرنگ نے اڑیہ زبان میں تقاریر کیں۔ اس کے بعد معیار دوم کی ناصرات کے مختلف علمی مقابلے ہوئے۔ ... محترمہ ... شیخ عبد الحلیم صاحبہ ... نے بزبان اڑیہ "... ضرورت ..." کے موضوع پر ... اور محترمہ ثریا باسط صاحبہ نے ... لجنہ اماء اللہ اور پردہ" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور اس طرح دوسرا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ صاحب نے جمع کر کے پڑھائیں۔ ... کے بعد بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔

مورخہ ۱۴ ؍ ۸۵ کو وقت مقررہ پر نماز تہجد پڑھی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے درس دیا۔

ناشتہ سے فراغت کے بعد ٹھیک ۱۰ بجے صبح محترمہ صدر لجنہ مرکزیہ کی صدارت میں تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک ... صاحبہ ... نظم ... اور ...

اس کے بعد لجنہ و ناصرات کے مختلف علمی مقابلے ہوئے جن کے ساتھ ہی دن کے ٹھیک ایک بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محترمہ شیریں باسط صاحبہ اور محترمہ زیب النساء صاحبہ انجام دیئے۔

اجتماع کا آخری اجلاس محترمہ آپا جان صاحبہ کی زیر صدارت ٹھیک پانچ بجے شام منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد بہت سی بچیوں نے اڑیہ زبان اور اردو دینی نظمیں پڑھیں بعدہ محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے مقابلہ جات میں اوّل، دوم، سوم، آنے والی ناصرات اور ممبرات لجنہ میں انعامات تقسیم فرمائے آخر میں محترمہ صدر لجنہ مرکزیہ نے اپنے خطاب میں اجتماع کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے بہنوں کو مبارک باد دی اور لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تبلیغ اور تربیت کے تعلق سے اہم ذمہ داری کی طرف بہنوں کو توجہ دلائی۔ بعدہ نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھی گئی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے بہنوں اور بچیوں سے خطاب فرمایا۔ آنمحترم آیت قرآنی وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ کی تشریح کرکے مستورات کو اُن کے حقوق وفرائض کی نگہداشت کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ اجتماعی دعا ہوئی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت اجتماع خیروخوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں لجنہ اماء اللہ بھدرک نے خصوصی تعاون دیا فجزاہا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

رپورٹ مکرم شمس الدین خانصاحب زعیم انصار اللہ سورو

الحمد للہ کہ مجالس انصار اللہ صوبہ اڑیسہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۶ اور ۱۷ فروری کو سورو میں منعقد ہوکر بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک

ہماری درخواست کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۵/۲/۸۵ کو سورو تشریف لائے جہاں آپ کا شایانِ شان استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر مسجد احمدیہ میں منعقدہ ایک تقریب میں جماعت احمدیہ سورو کی طرف سے سپاسنامہ پیش کئے جانے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنے جوابی خطاب میں افراد جماعت کو داعی الی اللہ بننے اور جماعتی کاموں میں تیزی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

مورخہ ۱۶/۲/۸۵ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے نماز تہجد پڑھائی اور بعد نماز فجر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ درس دیا۔ بعدہ اجتماعی تلاوت کی گئی۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد ٹھیک دس بجے اجتماع کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی علالت کی وجہ سے ابتداءً محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اور پھر خود محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے لوائے انصار اللہ لہرایا اور مکرم انیس الرحمٰن خانصاحب ناظم اعلیٰ اڑیسہ نے عہد دہرایا چند نظمیں پڑھی گئیں جن کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنے بیش قیمت افتتاحی خطاب سے نوازا جس میں آنمحترم نے مناسب موقعہ مسئلہ "وفات مسیح ناصریؑ" سے متعلق جماعتی موقف کی وضاحت فرمائی۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے افتتاحی خطاب کے بعد مکرم انیس الرحمٰن خانصاحب نے سالانہ اجتماع کے تعلق سے مکرم شمس الدین خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سورو کے نام موصولہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوب گرامی پڑھ کر سنایا جس میں حضور انور نے تحریر فرمایا:۔

"یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اڑیسہ کی مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا اہتمام کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر سب احباب کو میرا بہت بہت محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے اور احمدیت کے نور کو پھیلانے کا موجب ہو۔ سب داعی الی اللہ بنیں اور احمدیت کے نور کو گھر گھر پہنچا دیں یہ مقدس فریضہ آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اسے محنت، شوق اور جذبہ سے سرانجام دیں۔ اس سلسلہ میں اس وقت سخت محنت کی ضرورت ہے۔ محض جلسوں سے داعیین الی اللہ نہیں بنیں گے۔ چندوں کے نظام کی طرح بیعتوں کے وعدے کریں اور ان کو پورا کرنے کے لئے مسابقت کی روح سے کام کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بصیرت افروز پیغام کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے تبلیغ اور تربیت دونوں فرائض کی اہمیت واضح کی۔ اس کے ساتھ پہلا اجلاس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوپہر کے کھانے اور ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد ساڑھے تین بجے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں اجتماع کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم خوانی کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ اڑیسہ نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کٹک، مکرم ایجاب الحق صاحب کیرنگ، مکرم سید غلام الدین احمد صاحب سونگھڑا، مکرم فضل الرحمٰن صاحب چودوار اور مکرم جمعہ خان صاحب پنکال نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ اس دوران بعض احباب نے نظمیں بھی پڑھیں۔ دُعا کے ساتھ شام چھ بجے یہ اجلاس برخواست ہوا۔

اسی روز رات ساڑھے سات بجے محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نمائندہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے "وفات مسیح" "سیرت آنحضرت صلعم اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوعات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ تقاریر کے بعد چند غیر از جماعت دوستوں کی طرف سے سوالات کا موقع دیئے جانے کی خواہش پر اگلے روز تین بجے کا وقت گفتگو کے لیئے مقرر ہوا۔

مورخہ ۱۷/۲/۸۵ کو مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے نماز تہجد پڑھائی نماز فجر کی ادائیگی کے بعد محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے درس دیا۔ ناشتے سے فراغت کے بعد ٹھیک نو بجے محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید مذکر الدین احمد صاحب، مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ مکرم محمد یٰسین خان صاحب کیرنگ، مکرم ماسٹر شکیل الرحمٰن صاحب موسنی بنی مائنز مکرم مولوی حاتم (؟) صاحب بھدرک مکرم عبدالرب صاحب ناظم تبلیغ بالاسور مکرم غلام مسیح صاحب بھدرک اور مکرم انیس الرحمٰن خانصاحب ناظم اعلیٰ نے مختلف اہم موضوعات پر روشنی ڈالی اس دوران چند نظمیں بھی پڑھی گئیں

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے دلنشین خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضور انور کے پیغام کی روشنی میں ہر احمدی کو داعی الی اللہ بننے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ اس بصیرت افروز خطاب کے بعد مکرم عبدالرب صاحب نے مہمانان خصوصی، مرکزی نمائندگان اور منتظمین اجتماع کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر نکاح کا ایک اعلان ہوا بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی مجالس کو رننگ شیلڈ اور رننگ ٹرافی عطا فرمائی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذلک

اجتماع کے اختتام کے بعد مکرم داؤد علی خان صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ وقت مقررہ پر احباب جماعت مسجد احمدیہ میں پہنچ گئے جہاں غیر از جماعت دوست بھی کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ اِن کی طرف سے مولوی نشاط صاحب کو اور ہماری طرف سے محترم مولوی خادم صاحب کو نمائندہ مقرر کیا گیا۔ سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوگیا جسے دونوں فریق اپنے اپنے ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ کرتے رہے۔ فریق مخالف کا منشاء چونکہ افہام وتفہیم کی بجائے شرانگیزی تھا اس لیئے اُن کی طرف سے بار بار شوروشغب ہوتا رہا بالآخر ہنگامہ آرائی بڑھتی دیکھکر لوکل پولیس انچارج کے کہنے پر مجلس برخواست کردی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ سنجیدہ طبقہ نے اس گفتگو کا اچھا اثر لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

تصحیح

بدر مجریہ ۷/۲/۸۵ کے صفحہ ۱۱ پر اعلانات نکاح کے تحت مکرمہ شکیلہ بانو صاحبہ سورو اور مکرم مبارک احمد صاحب نول کے اعلان نکاح میں حق مہر کی رقم سہو کتابت سے مبلغ اٹھارہ صد روپے کی بجائے اٹھارہ ہزار روپے چھپ گئی ہے۔ قارئین اس کی درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

کیرلہ اور تامل ناڈو میں کامیاب تبلیغی جلسے

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ پالگھاٹ میں منعقدہ احمدیہ صوبائی کانفرنس کے بعد محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی زیر قیادت مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرالہ، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان اور خاکسار نے مورخہ ۲۳/۱/۸۵ تا مورخہ ۳/۲/۸۵ جماعت ہائے احمدیہ وانیمبلم، کیرولائی، کوڈیاتھور، کالیکٹ، پینگاڈی، ارناکلم اور کرونا گاپلی کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ ان مقامات پر کامیاب تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں عقائد احمدیت، ختم نبوت، وفات مسیح ناصری اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔

مورخہ ۲/۲/۸۵ کو خاکسار اور محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کیرالہ سے کوئمبتور (تامل ناڈو) پہنچے جہاں اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم سلطان احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی عبدالسلام صاحب مبلغ مقامی، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ میلاپالیم، خاکسار محمد عمر اور محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے تقاریر کیں۔

مورخہ ۳/۲/۸۵ کو ۵ بجے کاولی شنکرن کوٹل میں محترم ناظر صاحب نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ اسی روز شام تین بجے خاکسار کی زیر صدارت سنٹرل کمیٹی کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی اور رات کو ٹھیک سات بجے شنکرن کوئل بازار کی مخلوط آبادی میں مکرم حسن ابوبکر صاحب کی زیر صدارت جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا جس میں ہندو دان اور سوامی صاحبان کے علاوہ بہت سے غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ صاحب صدر نے جماعت کا تعارف کرایا اور جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ ازاں بعد مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے "اسلام کی عالمگیر تعلیمات" خاکسار نے مذاہب عالم میں اتحاد کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی، مقامی کالج کے پروفیسر پی ایس پاونڈین نے "عیسائی مذہب" اور مقامی ہائی اسکول کے تامل پنڈت رتنہ ویل نے "ہندو دھرم" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ موخر الذکر ہر دو مقررین نے جماعت احمدیہ کی مساعی کو بھی سراہا اور مبارکباد پیش کی۔ آخر میں محترم ناظر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بحیثیت موعود اقوام عالم کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی اس موقعہ پر ایک دو ورقہ پمفلٹ بھی کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ جلسہ بہت نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ اور اسی دن پانچ افراد کو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مورخہ ۴/۲/۸۵ کو روٹری کلب ہال میلاپالیم میں "اسلام میں یسوع" کے عنوان پر محترم ناظر صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم عبدالقادر صاحب ایم اے، مکرم محمد احمد لبّے صاحب، محترم ناظر صاحب، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ، خاکسار محمد عمر، مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور مکرم حسن ابوبکر صاحب نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر ایک بک سٹال بھی لگایا گیا۔ جلسہ کی چونکہ پہلے ہی سے اشتہارات اور پمفلٹوں کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر تشہیر کی گئی تھی اس لئے حاضری تسلی بخش رہی۔ الحمد للہ۔

ویلور (تامل ناڈو) میں تبادلۂ خیالات اور تقسیم لٹریچر

مکرم مولوی محمد عمر صاحب ہی اطلاع دیتے ہیں کہ مدراس سے ۱۵۰ کلومیٹر دور شہر ویلور جہاں آج کل عیسائی مشنریوں کا بہت زیادہ زور ہے کے صدر فلاح ملت ٹرسٹ جناب انور پاشاہ صاحب کی دعوت پر خاکسار، مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب اور مکرم محمد صاحب کے ہمراہ مورخہ ۳۰/۱/۸۵ کو ویلور پہنچا۔ جہاں موصوف سے کامیاب تبادلۂ خیال کے علاوہ کافی تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کے لئے دیا گیا۔ علاوہ ازیں خود ہم نے بھی ویلور اور اس سے ملحق آرکٹ شہر میں وافر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔

خدام الاحمدیہ شاہجہانپور کے زیر اہتمام ہفتۂ تبلیغ

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۱/۱/۸۵ کو مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب صدر صوبائی منصوبہ بندی کمیٹی کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مقامی مجلس کے زیر اہتمام ہفتۂ تبلیغ منایا گیا۔ اس دوران وفد کی صورت میں کیٹی اور اس کے مضافات، نیز شاہ آباد اور شاہجہانپور کا دورہ کر کے ہر مقام پر کامیاب تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا اور زبانی تبلیغ کے علاوہ ہر جگہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات کے کیسٹس بھی سنائے گئے۔ ہمہ. [illegible] اس کامیاب تبلیغی مہم کے تمام اخراجات مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی نے ادا کئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

صوبہ یوپی کی بعض جماعتوں کا کامیاب تبلیغی اور تربیتی دورہ

مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن صوبہ یوپی اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کا تبلیغی دورہ کے تسلسل میں یوپی کی بعض جماعتوں کے دورہ کی غرض سے لکھنؤ پہنچے۔ مورخہ ۱۴/۱/۸۵ تا ۱۶/۱/۸۵ لکھنؤ میں قیام رہا۔ اس دوران زیر تبلیغ افراد سے انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ موصوف ایک وفد کے ہمراہ لکھنؤ سے تھوڑی دوری پر واقع مقام جنہٹ کے آئی کیمپ میں بھی گئے۔ جماعتی وفد کی طرف سے منتظمین کو اپنی آنریری خدمات کی پیشکش کے ساتھ ساتھ لٹریچر بھی دیا گیا۔

مورخہ ۱۹/۱ تا مورخہ ۲۱/۱/۸۵ بہت سے زیر تبلیغ افراد سے ملاقات کی گئی اور ان کو درپیش مشکلات کا حتی الامکان ازالہ کیا گیا۔

مورخہ ۲۲/۱ کو جماعت احمدیہ لکھنؤ کے چار خدام مکرم مولوی صاحب کی معیت میں گوسائیں گنج کے آئی کیمپ میں گئے۔ وفد میں مکرم مولوی محمد کریم صاحب بھی شامل تھے۔ خدام نے کیمپ کے لئے منتظمین کو اپنی خدمات پیش کیں۔ چنانچہ منتظمین کی طرف سے رضامندی کے بعد ہمارے تین خدام نے ۲۲/۱/۸۵ کا دن خدمت خلق کے لئے وقف کیا۔ ان خدمات سے متأثر ہو کر منتظمین نے ہمیں کیمپ کی افتتاحی تقریب میں شمولیت اور "مذہب اسلام اور پیشوایان مذاہب کی تکریم" کے عنوان پر تقریر کی دعوت دی۔ مگر افتتاح کے بعد میں غیر احمدیوں کی شدید مخالفت کی وجہ سے تقریر کا موقع دینے سے معذرت کر دی گئی۔

مورخہ ۲۴/۱/۸۵ کو مکرم مولوی صاحب بمعیت مکرم مولوی محمد کریم صاحب گونڈہ اور فیض آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں ڈاکٹر [illegible] احمد صاحب آف فیض آباد اور مکرم شمیم الرب صاحب آف گونڈہ کے مخلصانہ تعاون سے مختلف زیر تبلیغ افراد سے ملاقات کی گئی اور ان تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

پروگرام کے مطابق وفد مورخہ ۲۹/۱/۸۵ کو گوسائیں گنج کیمپ میں پہنچا جہاں منتظمین نے ہماری خاطر مدارات کی اور تقریر کرنے کی دوبارہ دعوت دی مگر اس مرتبہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر خود ہماری طرف سے معذرت کر دی گئی۔ ساتھ ہی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی یوپی کی طرف سے یکصد پچیس روپے نقد اور قریباً ایک ہزار روپے مالیت کے عینکوں کے فریم قرآن مجید کا پہلا پارہ ہندی اور دوسرا اسلامی لٹریچر تحفۃً پیش کیا گیا جسے منتظمین نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

یہاں سے وفد تکیا متوکاؤں میں پہنچا اور وہاں پر مختلف افراد سے ملاقات کی۔ مورخہ ۳۰/۱/۸۵ کو "سرو دھرم ملن" تنظیم کی طرف سے منعقدہ ایک جلسہ عام میں مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے "امن و اتحاد" کے موضوع پر تقاریر کیں جو بے حد پسند کی گئیں۔ جلسہ کے اختتام پر جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب ہی کی ایک اور رپورٹ کے مطابق مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ شاہجہانپور مورخہ ۱۲/۲/۸۵ کو فرخ آباد کا تبلیغی دورہ کیا مورخہ ۳/۲/۸۵ کو مبلغ صاحب موصوف نے [illegible] مشاہیر میں "حقانیت احمدیت"

کے موضوع پر مؤثر تقریر کی اور مورخہ ۹/۲/۸۵ کو مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی کی معیت میں شاہجہانپور اسٹیشن پر لٹریچر تقسیم کیا۔

علاقہ ملکانہ کا تبلیغی دورہ ــــ ایک نئی جماعت کا قیام

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۲ تا ۲۸/۲/۸۵ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب صدر صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی یوپی کی معیت میں علاقہ ملکانہ کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔ صالح نگر اور سانڈھن جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں میں تبلیغی جلسے اور مجالس سوال و جواب منعقد ہوئیں اور انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

متھرا گوردھن روڈ پر واقع قصبہ اڑینگ میں ڈاکٹر شیو پرشاد جی کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب، مکرم مولوی محمد اکرم صاحب، مکرم ماسٹر ریاض احمد خان صاحب، شری سکھ لال جی، مکرم داؤد احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب، مکرم داؤد احمد صاحب اور خاکسار نے سامعین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ بعد نماز فجر غیر احمدیوں کی مسجد میں قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس دیا۔ کافی تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

علی گڑھ سے کچھ فاصلہ پر واقع موضع شہباز جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں میں دس اور سال رواں میں تیس بیعتیں ہوئی ہیں میں بھی پبلک طور پر تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مختلف موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے بعد سامعین کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ یہیں غیر احمدیوں کی طرف سے ہمیں موضوع ختم نبوت اور حیات و وفات مسیح میں مباحثہ کا چیلنج دیا گیا۔ شرائط مباحثہ طے ہونے کے بعد مورخہ ۲۴/۲/۸۵ کو علی گڑھ، رام پور اور فیروز آباد کے غیر احمدی علماء بلائے گئے مگر عین موقعہ پر ان علماء نے یہ کہہ کر مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا کہ ہمیں اس غرض سے نہیں بلایا گیا تھا۔ تب خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اور چودھویں صدی کے علماء کے کردار پر روشنی ڈالی جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ ازاں بعد غیر احمدی علماء اور خاکسار نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقاریر کیں۔

شہباز سے تبلیغی وفد نند نگلہ گھنو پہنچا۔ جہاں انفرادی تبلیغ کے علاوہ رات کو تبلیغی جلسہ بھی منعقد کیا گیا جس میں مختلف عنوانات پر تقاریر کے بعد مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ ازاں بعد وفد علی گڑھ کے لئے روانہ ہوا۔ اس تبلیغی دورہ میں مرکزی نمائندگان کے علاوہ مکرم منور خاں صاحب صالح نگر، مکرم ماسٹر ریاض احمد خان صاحب، مکرم برکت اللہ خان صاحب، مکرم محمد بشیر خان صاحب اور مکرم نور محمد خاں صاحب کا بھی مخلصانہ تعاون حاصل ہوا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

جماعت احمدیہ بنگلور کی کامیاب تبلیغی مساعی

مکرم مولوی عبد المؤمن صاحب راشد مبلغ سلسلہ یادگیر اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ تا ۲۵ فروری بنگلور میں منعقدہ تبلیغی جماعت کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مخلصین جماعت کے تعاون سے "پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے" اور "تلاش حق" کے عنوانات سے کئی ہزار کی تعداد میں دو فولڈر شائع کر کے ریلوے سٹیشنوں پر تقسیم کرنے اور زبانی تبلیغ کرنے کی توفیق ملی۔ اس موقعہ پر محترم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور پر بعض شرپسندوں نے حملہ بھی کیا جس کے نتیجہ میں موصوف کے ہاتھ اور ناک پر چوٹیں آئیں۔ اسی دوران مکرم اقبال احمد صاحب جاوید کی طرف سے منعقدہ ایک مجلس مذاکرہ میں بھی بہت سے نوجوان دوستوں تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔

جماعت احمدیہ یادگیر کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

مکرم مولوی عبد المؤمن صاحب راشد ہی کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۱۰/۳/۸۵ کو محلہ مسلم پورہ میں محترم نائب امیر صاحب کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد اور مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بمبئی نے تقاریر کیں۔

مورخہ ۱۷/۳/۸۵ کو تیرہ خدام کو ہمراہ لے کر خاکسار نارائن پیٹ تبلیغ کی غرض سے یادگیر کے مضافات میں گیا۔ جہاں انفرادی ملاقات کر کے زبانی گفتگو کے علاوہ کافی تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ جیپ کے دونوں اطراف میں خوبصورت بینر لگے ہوئے تھے جو ہر دیکھنے والے کو دعوت فکر دے رہے تھے۔ جیپ کا انتظام مکرم مبارک احمد صاحب شمس نے اور پیٹرول کا انتظام مکرم سیٹھ محمد زکریا صاحب آف سنگیا نے کیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی کے زیر اہتمام تربیتی اور تبلیغی پروگرام

مکرم سید جاوید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی (بہار) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۳/۲/۸۵ کو مکرم پروفیسر سید مجید عالم صاحب ایم اے کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید تھے۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد سب سے پہلے صدر اجلاس نے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔ اور محترم ملک صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایمان افروز واقعات بیان کئے اور موجودہ نازک حالات میں افراد جماعت خصوصاً احمدی نوجوانوں کو ان کی اہم جماعتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں صدر اجلاس نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرے روز محترم ملک صاحب۔ مکرم سید مجید عالم صاحب، مکرم مولوی عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید اور مکرم مولوی شیخ عبد السلام صاحب معلم وقف جدید نے چند خدام کے ہمراہ مسجد اہل سنت والجماعت کے پیش امام صاحب سے ملاقات کی۔ محترم ملک صاحب نے امام صاحب موصوف سے مؤثر رنگ میں تبادلۂ خیال کر کے انہیں جماعت کی تبلیغی مساعی سے متعارف کرایا۔ پیش امام صاحب اور انجمن اہل سنت والجماعت کی خدمت میں جماعتی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ جو انہوں نے خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

برطانیہ کے ایک احمدی نوجوان لفٹنگ ہیوی ویٹ چیمپین قرار دیئے گئے

جماعتی حلقوں کے لئے یہ خبر خوشی کا موجب ہوگی کہ برطانیہ میں مقیم ہمارے ایک احمدی نوجوان مکرم محمد بٹ صاحب نے عرف ... ہاتھ سے ۸۶۰۵ کلو گرام وزن اٹھا کر ملک بھر میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے اور نیفٹ ہینڈ ہیوی ویٹ چیمپین قرار دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ اپنے اس فن کا مظاہرہ جب انہوں نے لندن میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا تو حضور نے از راہ شفقت خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں مبارک باد دی اور فرمایا کہ الحمد للہ ہماری جماعت میں سے بھی کوئی لڑکا اس قابل نکلا جو اس ملک کا چیمپین بنا۔

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

قبل ازیں بدر کے تین شماروں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کے بابرکت انعقاد سے متعلق متعدد جماعتوں کی طرف سے موصولہ رپورٹوں کا خلاصہ درج کیا جا چکا ہے۔ اسی ضمن میں اب جماعت ہائے احمدیہ سونگڑہ، یادگیر، فیض آباد، موتی ہاری، سانڈھن، کٹک، اٹاریسی، صالح نگر، تیماپور، بھدرواہ، چارکوٹ، پینگاڈی، سورو، پورٹ بلیر، موسی بنی، اڑیسہ اور لجنات اماء اللہ کرولی، شیموگہ، صاٹھ، کانپور، مجلس اطفال الاحمدیہ یادگیر اور ناصرات الاحمدیہ شیموگہ، حیدرآباد کی طرف سے مزید خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی مخلصانہ مساعی کو قبول فرمائے اور انہیں مزید مقبول خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ولادت

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ثاقب انسپکٹر بیت المال آمد قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۸/۲/۸۵ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ موصوف اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کر کے عزیز نومولود کے نیک صالح، خادم دین ہونے اور درازی عمر و بلندی اقبال کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

عزت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں، تیرے فرمانے سے خزاں آتی ہے اور باد بہار

جی ۔ ایم ۔ الیکٹرک ورکس کمپنی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-
● الیکٹریکل کنٹریکٹرز ● لائسنس کنٹریکٹس ● الیکٹریکل وائرنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C/10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA.
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI. (WEST)
ٹیلیفون :- 574108
629389
BOMBAY - 58.

"میں وہ پانی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا!

(نزول المسیح صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۳-۲-۱۸
نامپلی اسٹیشن روڈ
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۲

"کچھ اسباب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹاپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۵ مینگو لین ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برانڈ :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

15-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,
D/2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین ۔ فوم ۔ چمڑے ۔ جینس اور پولیسٹر سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس ۔
بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔ ایئر بیگ ۔ ہینڈ بیگ ۔ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۱۷...۷۰۰ فون نمبر :- ۴۴۴۰۱۷

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ { کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس ، سٹاکسٹ جیون ڈرٹیبز ، مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۱۰۰ ۷۵۶ (اڑیسہ)

پروپرائٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گلوب الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

الیپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو ، نہ ان کی تحقیر ۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو ، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل ۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو ، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر ۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
NO.6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA }
PHONE:- 605558. }
BANGALORE -2.

حیدر آباد میں ۔ فون نمبر :- 42301

لینڈ ورگالوں

کی اطمینان بخش اور قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد پیپر اینڈ ورکشاپ (آنا پور)

۲۸۷-۱-۹ سعید آباد ۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر 42916

"دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ریزشیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !!